

کانا دجال

قالبف

احمد مصطفی فاسم الطهطاوی

مترجم

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب	 مسیح دجال
تالیف	 احمد مصطفیٰ قاسم طہطاوی
نام ترجمہ	 کانا دجال
مترجم	 محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
تصحیح	 حکیم حافظ مقبول احمد نقشبندی، کامونکی
کمپوزنگ	 محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
ابتداء ترجمہ	 ۱۵ جنوری ۲۰۰۵ء
منگل	 ۵ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ
صفحات	 ۱۲۰
تعداد	 ۱۱۰۰
تاریخ اشاعت	 ۲۰۰۷ء
ناشر	 مکتبہ فیضان عطار کامونکی
قیمت	

ملنے کا پتہ

شطاری ضیائی پبلیکیشنز کامونکی

مکتبہ فیضان عطار کامونکی عمر روڈ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتساب

ان مردان حق شناس کے نام جو
نبی آخر الزمان کے دامن رحمت سے لپٹ کر
مسلک حق پر قائم رہنا اور اسی مسلک پر رہتے بارگاہ
مولیٰ تعالیٰ میں پیش ہونا پسند کرتے ہیں
اہلسنت کے اماموں، پیشواؤں، راہنماؤں، مجتہدوں،
معلموں، مدرسوں، ولیوں عالموں اور عاملوں یعنی عالم باعمل
حضرات کے نام
پارساؤں اور گناہگاروں کے نام
وہ گروہ جسے آقا و مولیٰ ﷺ نے ناجیہ (نجات پانے والا)
فرمایا کے نام
امیدوار شفاعت

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی سنی حنفی

الله

جَلَّ جَلَالُهُ وَسُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

عرض بلا غرض

اللہ کے فضل و کرم سے جب حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا تو،، المسیح الدجال،، نامی کتاب خریدی، مطالعہ شروع ہوا تو ساتھ ترجمہ بھی کرتا گیا اس طرح الحمد للہ! یہ ایک مترجم رسالہ دجال کے موضوع پر کافی وشافی تیار ہو گیا۔ مصنف نے اس میں حقائق کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے، الحمد للہ! کہ مؤلف کا تعلق جماعتِ ناجیہ، اہل سنت و جماعت، کے ساتھ ہے جس کا ثبوت مطالعہ کتاب سے میسر ہو جائے گا، چونکہ یہ مسئلہ ایک عقیدہ کی حیثیت رکھتا ہے، اسلئے بھی اسے اہمیت ہے۔ بطور خلاصہ کچھ معلومات درج ذیل ہیں،

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا حکیم محمد امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب، فقہی انسائیکلو پیڈیا، بہار شریعت، حصہ اول میں (معاذ و محشر کا بیان) کے تحت علامات قیامت کو ذکر کرتے ہوئے (۲۱) نمبر پر دجال کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

(۲۱) دجال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمین طہیین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا، چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا جیسے بادل جس کو ہوا اڑاتی ہو، اس کا فتنہ شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گے جن کے نام جنت و دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گے مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقتہً آگ ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گی وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے جہنم میں داخل کرے گا، مردے جلانے (زندہ کرے) کا زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا اور ان لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل اس کے ہمراہ ہو جائیں گے۔ اسی قسم کے بہت شعبہ دے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے اور شیاطین کے تماشے جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں، اسی لئے اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علم الہی میں دجال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں ان زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے

دجال کے ساتھ یہودیوں کی فوجیں ہوں گی اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا، ک ف ر، یعنی کافر جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا، جب وہ ساری دنیا میں پھر پھر کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت مسیح (عیسیٰ) ﷺ آسمان سے مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی، حضرت امام مہدی کو کہ اس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے، وہ لعین دجال حضرت عیسیٰ ﷺ کی سانس کی خوشبو سے پکھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور ان کی سانس کی خوشبو مدبصر (جہاں تک آپ کی نگاہ جائے گی) تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اس سے وہ جہنم واصل ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ اول، معاد و محشر کا بیان)

اس ساری گفتگو سے اس مسئلہ کی اہمیت واضح ہوئی مگر چودھویں صدی کے ایک مفسر نے اپنی بد عقیدگی کا یوں اظہار کیا، اُس کا اسلام سے کیا تعلق ہے؟ اس نے لکھا:

☆ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا (معاذ اللہ)

حضور کو اپنے زمانہ میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے ثابت کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔

﴿ترجمان القرآن فروری ۱۹۲۶ء، بحوالہ آئینہ مودودیت، علامہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب ص ۷﴾

جبکہ اہلسنت کے نزدیک جو جو بطور خبر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تک پورا نہ ہو لے گا قیامت رونما نہ ہوگی، دیکھئے بہار شریعت صفحہ ۱۹، نشانی (۲۸) کے بعد آپ فرماتے ہیں:

”یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں بعض واقعہ ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جب نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزر لے گی..... دفعۃً حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا،

حضور کے کسی حکم کو برحق نہ ماننا گھٹیا ترین گستاخی ہے، اس کتاب میں سیدنا عیسیٰ ﷺ کا آسمان سے نزول ثابت ہے، اور قرآن سے آسمان کی طرف اٹھایا جانا ثابت ہے مگر مودودی نے اس کا بھی انکار یوں کیا:

حضرت عیسیٰ ﷺ کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن سے ثابت نہیں:

”مَا قَتَلُوْهُ“ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں، یہ سوال کہ اٹھانے کی کیفیت کیا تھی تو اس کے متعلق قرآن میں کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی اسی لئے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جاسکتی ہے اور نہ اثبات۔“

﴿تفہیم القرآن، بحوالہ آئینہ مودودیت صفحہ ۱۱، مولانا فیض احمد اویسی صاحب﴾

احادیث سے علم یقینی حاصل نہیں ہوتا:

”احادیث پر ایسی کسی چیز کی بنا نہیں رکھی جاسکتی جسے مدار کفر و ایمان قرار دیا جائے احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک

پہنچتی آئی ہیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ علم الیقین،،

﴿ترجمان القرآن، مارچ تا جون ۱۹۴۵ء بہ حوالہ آئینہ مودودیہ﴾

وہ شخص بھی مودودی زدہ اور اس کی اقتداء میں ہے جو دجال کو امر کی اسلحہ یا جنگی مشینوں سے تعبیر کرتا ہے، در پردہ وہ دجال کے وجود کا منکر ہے اور فکر مودودی کو فروغ دیتا ہے، جیسے ٹی، وی پر (HIDDEN TRUTH (END of THE TIME نامی پروگرام میں اسی طرح کی گفتگو کی گئی ہے، نیز قیامت کے وجود کا در پردہ انکار محسوس ہوتا ہے، مجھے اس پروگرام کی cd وصول ہوئیں جو مکمل درست نہ تھیں جتنی میں نے سنی اس میں ایسی ہی گفتگو پائی، اللہ تعالیٰ ان فتنوں سے محفوظ فرمائے۔

قادیانیت کا رد

- قادیانی کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح جس کے آنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی وہ میں ہی ہوں، سوال یہ ہے کہ
- ۱۔ اگر یہی وہ مسیح ہے تو پھر اس نے کتنے دن بعد از خروج دنیا پے گزارے چالیس سال یا کم و بیش، اگر کم و بیش تو یہ جھوٹا ہے اگر چالیس سال تو پھر بھی جھوٹا کہ یہ قادیان میں یا کہیں اور دفن مگر مسیح علیہ الصلاۃ والسلام گنبد خضراء میں مدفون ہوں گے۔
 - ۲۔ اس کے ہوتے دجال آیا یا نہیں اگر آیا تو اس کی خبر کیوں نہیں ملتی اور اسے قتل کس نے کیا۔
 - ۳۔ کیا اس نے یہودیوں کو قتل کیا، صلیب کو توڑا، اگر توڑا تو اب عیسائیت کہاں سے آئی اور یہودیت کیوں موجود ہے؟ یہ تو ان کا پروردہ ہے اب اس کا مرکز ان کے پاس ہے وہاں ہی جینا مرنا، انہیں اسلام سے نہیں بلکہ اسلام آباد سے غرض ہے۔
 - ۴۔ اقوام عالم کے نزدیک جو اسلامی فرقے ہیں وہ ختم ہو کر ایک ہی فرقہ باقی رہنا تھا اور باقی سب ادیان ختم ہو کر صرف اسلام باقی رہنا تھا تو دیگر کیوں موجود ہیں؟

ایسی کئی خرابیاں قادیان کے نبی کو سچا ماننے سے لازم آتی ہیں اللہ تعالیٰ تمام باطل فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھے! اس کے مضمون کی تفصیل کرتے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہوتی ضرورت کو پیش نظر رکھا گیا اس لئے دیگر مواد کو چھوڑ کر اختصار سے کام لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر طرح کے فتنوں سے اپنی پناہ عطا کرے اور ایمان پر موت عطا فرمائے! اللہ تعالیٰ طالب حق کو اس کتاب کے ذریعے فیض یاب کرے اور ہماری طرف سے ہمارے آقا و مولا پر اعلیٰ ترین درود و سلام نازل فرمائے جن سے ہم تمام گناہ گاروں کی بخشش ہو اور ہر مسلمان کا دل دوسرے کے لئے صاف ہو ہر ایک کی آخرت بہتر ہو جنت میں اعلیٰ مقام پائے، غرض ہر خیر اسے پہنچے اور ہر شر سے بچ جائے آمین! بجاہ نبی الامین!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کتاب کو چھاپنے کے لئے جناب محترم شعبان صاحب، مکتبہ فیضان عطارن کامونکی نے مکمل خرچ کرنے کا تعاون فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی خیر عطا فرمائے، آقا مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت عطا فرمائے اور اشاعت دین کے ایسے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے، کاروبار میں وسعت اور رزق حلال میں برکت فرمائے! آمین!

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

○ خطیب: جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی عمر روڈ کامونگی

○ مدرس قرآن: جامع مسجد حیدری کامونگی

○ حال مدرس: المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ جی ٹی روڈ نزد اٹا وہ

○ صدر: تنظیم ادارہ امام احمد رضا ٹرسٹ کامونگی فون: ۰۳۳۳۳۲۸۹۳۲۳

۱۵ جولائی ۲۰۰۵ء بمطابق جمادی ثانیہ ۱۴۲۶ھ، بوقت ۱۰:۱۹ بروز جمعۃ المبارک (عند المغرب)



مُقَدِّمَةٌ

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر خوبی و حمد و ثنا ہے جو حاضر و غیب کو جانتا ہے، جس نے قلم پیدا کیا تو اسے فرمایا: لکھ، اس نے عرض کیا، کیا لکھوں؟! فرمایا، ہر چیز کی تقدیر لکھ حتیٰ کہ قیامت کا پیا ہونا (ابوداؤد/۴۷۰۰) حمد و ثنا کے بعد:

کوئی تعجب نہیں اگر میں کہوں: کہ دجال کے متعلق حدیث اور اس کے آثار پے در پے ہونا ذوق و شوق والے ان موضوعات میں سے ہے جن کی طرف گردنیں جھانکتی ہیں اور کان پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں اور آنکھیں ٹٹکی باندھ کر دیکھتی ہیں۔ کوئی حیرانگی نہیں اس میں اگر میں کہوں:

وہ کتابیں جن میں دجال کا ذکر ہے بہت کثیر ہیں حتیٰ کہ آفاق میں پہنچ چکی ہیں، کثیر جگہیں کہ ان کا احاطہ نہ کئے جانے میں کوئی شبہ نہیں اور دجال کے ہتھکنڈوں کے راہ جواہم ہیں اور پوشیدہ ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے ان کا احاطہ و شمار بھی نہ ممکن ہے، اسکی بات کرنے میں بعض کتابیں جو اس کے بارے گفتگو پر مشتمل ہیں ان میں زمانے کی من گھڑت باتوں پر اختصار ہے بلکہ ایسی وہی چیزیں ہیں جو محمول اور ٹھٹھہ کا باعث ہیں۔

اور فضول نہ ہوگا، اگر میں کہوں: کہ یہ کتاب اپنے سے پہلی کتب سے اپنے حجم کے چھوٹا ہونے میں ممتاز ہے کہ حادثات دجال پر مشتمل ہے، میں نے اس میں اس کے نام، اس کا نام دجال رکھے جانے کی وجہ، اس کا ذکر قرآن میں نہ ہونے سے متعلق، کیا وہ حقیقت ہے یا خیال؟! وہ ابن صیاد ہے یا نہیں؟ اور میں نے ابن صیاد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی احادیث اور آپ سے اس کا مراقبہ، اور بہت ساری احادیث ذکر کی ہیں۔

میں ابھارنے والی حقیقت کی طرف بیڑی پہنے چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنے والے کی طرح چلا جس میں بہت سارے حیران و پریشان رہے اور قلمیں عاجز ہوئیں وہ حقائق یہ ہیں:

کیا وہ زندہ ہے؟

وہ کہاں ہے؟

کب نکلے گا؟

کہاں سے نکلے گا؟

سب سے پہلے کس شہر میں جائے گا؟
کن علاقوں میں نہ جاسکے گا؟
کتنی دیر زمین میں ٹھہرے گا؟
اور اسے کون قتل کرے گا؟
میں پیچھے پڑ گیا اس کے وصف، اس کی ہیئت کے ذکر کرنے،
جو اس کے ماتھے پر لکھا ہے اس کے ذکر کرنے میں
کیا یہ خیال ہے یا حقیقت ہے؟!
اس کے شعبدوں،
اس کا شیطان کے ساتھ تعلق
چھٹکارے کے دن،
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول،
اس فتنہ سے نجات کی کیفیت کے ذکر
اور یا جوج ماجوج کے بارے بیان کرنے میں۔
اللہ تعالیٰ سے میں اس کی توفیق اور اخلاص مانگتا ہوں۔

(احمد مصطفیٰ (الطہاری)

منہج

محمد یاسین فاروقی (طہاری ضیائی

۱۶ جنوری ۲۰۰۵ء

۶ محرم (الحر) ۱۴۲۶ھ

ہر روز بروز بعد نماز مغرب

☆ نائب، جانشین و خلیفہ آستانہ عالیہ قادریہ شطاریہ

ضیائیہ کوٹلی پیر عبدالرحمن باغبان پورہ لاہور

☆ مدرس جامعہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کاموکی

☆ خطیب عمر مسجد چشمہ فیض محمدی کاموکی

☆ صدر ادارہ امام احمد رضا ٹرسٹ کاموکی

نام دجال کیوں؟

فضول نہیں اگر میں کہوں: دجال نام رکھنے کے سبب میں بہت زیادہ اختلاف ہے، کہا گیا ہے: دجل (سے دجال بنا) کا اصل معنی تنطیہ ہے یعنی ڈھانپنا (عربی زبان میں ایک محاورہ ہے) دجل البعیر (یہ محاورہ) اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹ پر تارکول وغیرہ ملی گئی ہو۔

حافظ ابن دحیہ نے کہا: علماء نے کہا: دجال کا لفظ لغت میں دس معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

اول : دجال کا معنی ہے کذاب (بہت جھوٹا) یہ خلیل وغیرہ کا قول ہے اس کی جمع دجالون ہے۔
دوم : یہ کہ دجال دجل سے بنایا گیا ہے اس کا معنی ہے اونٹ کوتا رکول ملنا، اس نام کے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ حق کو چھپائے گا اور اس پر اپنے جادو اور جھوٹ سے پردہ ڈالے گا جیسے کوئی آدمی اپنے اونٹ کی خارش کوتا رکول سے چھپاتا ہے، جب وہ یہ کام کرے تو اس کا نام دجل ہے، اس کا قائل اصمعی ہے۔

سوم : اس کا نام یہ اس لئے ہے کہ وہ زمین کے اطراف میں گھوم جائے گا اور انہیں طے کر لے گا، جب کوئی یہ کام کرتا ہے تو کہا جاتا ہے : دجل الرجل (آدمی نے زمین کو پھر کر طے کر لیا)

چہارم : لفظ دجال میں ڈھانپنے کا مفہوم ہے؛ کیونکہ وہ زمین پر پوری طرح چھا جائے گا اور پوری زمین کو اپنے شر سے ڈھانپ لے گا، اور دجل کا معنی ڈھانپنا ہے، ابن درید نے کہا: كُلُّ شَيْءٍ غَطَّيْتُهُ فَقَدْ دَجَلْتُهُ (ہر وہ چیز جسے میں نے ڈھانپ لیا اس کے ساتھ میں نے دجال والا کام کیا)
پنجم : اس کا نام دجال اس لئے ہے کہ وہ اس زمین کو قطع کر گا جب وہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ پوری زمین کو روند ڈالے گا۔

ششم : اس کا نام دجال اس لئے رکھا گیا کہ وہ لوگوں کو اپنے شر سے دھوکہ دے گا جیسا کہ کہا جاتا ہے: لَطَخْنِي فُلَانٌ بِشَرِّهِ (فلان شخص نے مجھے اپنے شر سے آلودہ کر دیا) (جیسے گندگی سی کسی چیز کو آلودہ کیا جاتا ہے، معلوم ہوا کہ دجال کا شر ایک گندگی ہے جو ایمان کو آلودہ کر دیگی، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

ہفتم : دجال کا معنی ہے مُحَرِّق اور مُحَرِّق یعنی دہشت زدہ کرنے والا اور بہت جھوٹ بولنے والا۔
ہشتم : دجال کا معنی ہے مُمَوِّه ملمع سازی کرنے والا یہ مفہوم بتانے والے ثعلب ہیں، جیسا کہ جب تلوار کو سونا چڑھا کر ملمع کیا گیا ہو تو کہا جاتا ہے سَيْفٌ مُدَجَّلٌ یعنی سونا چڑھائی ہوئی تلوار۔

نہم : دجال سونے کے اس پانی کو بھی کہا جاتا ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو ملمع سازی کی جائے کہ اس کا باطل (باہر سے) حسین ہو جائے اور اس کے اندر ٹھیکری یا عود ہو (لہذا دجال بھی جو اس کے دل میں ہوگا اس کے خلاف ظاہر کرے گا اس طرح اس کی طرف سے ملمع سازی ہوگی)

دہم : دجال: فِرْنَدُ السَّيْفِ تلوار کا جوہر، اس کے نقش نگار (ان معانی کو قرطبی نے التذکرۃ ۲/۶۰ میں ذکر کیا، ان معانی میں سے اکثر کو لسان العرب اور فتح الباری ۱۳/۹۷ میں دیکھا جاسکتا ہے)

بعض علماء نے ان میں سے اکثر معانی کا ذکر کیا اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اپنے شیخ مجد الدین الشیرازی فیروز آبادی سے ذکر کیا: کہ

آپ نے اس کا نام دجال رکھنے کا سبب بیان کرتے ہوئے پچاس قول جمع کئے (فتح الباری ۱۳/۱۰۱)

مسیح کہنا خطا ہے

بہت سارے لوگوں نے تالیفات مرتب کیں اسی طرح ایک سے زائد علماء نے اس کا نام مسیح دجال ذکر کیا تاکہ وہ مسیح عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے اسے الگ کر سکیں، حالانکہ علما نے اس کا انکار فرمایا:

ابن حجر نے کہا:

ابن عربی نے مبالغہ کیا کہ کہا: قوم گمراہ ہو گئی تو انہوں نے اسے مسیح روایت کیا اور بعض نے سین کو مشدّد کر دیا تاکہ اس کے اور مسیح عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے درمیان فرق کر سکیں اس طرح انہوں نے مسیح کی بجائے مَسِيحْ کر دیا اور یہ ان کا گمان ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان تو فرق پہلے سے ہی ہے۔

بہترین وہ چیز کی جس کی ہم پر اتباع واجب ہے وہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور دجال کے درمیان فرق کرنے کیلئے وارد ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے بارے فرمایا:

مَسِيحُ الضَّلَالَةِ گمراہی کا سیاح یا گمراہی کا راہنما (اس کی تخریج والفاظ آگے تفصیل سے آرہے ہیں) یہ دلالت کرتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام مَسِيحُ الْهُدَىٰ ہیں، تو ان لوگوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم کا ارادہ کیا، مگر حدیث میں تحریف کر دی۔

امام نووی نے ذکر کیا کہ اکثر راویوں نے اسے لفظ مسیح سے ہی ذکر کیا بعض نے مخالفت کی کہ حاء کو خاء سے بدل دیا اور جو حاء سے ہے اسے ہی ترجیح ہے یعنی مسیح حاء پر نقطہ نہیں (فتح الباری ۱۳/۱۰۱، ۱۰۲؛ اور امام نووی کی شرح مسلم ۲/۵۹۰)

قرآن میں ذکر کیوں نہیں؟

ان بہت سارے سوالوں میں علماء کا اختلاف ہے جو دجال کے متعلق ہیں، خصوصاً جن میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور یقیناً جو ان میں سے زیادہ ظاہر ہیں درج ذیل ہے۔

دجال کا ذکر قرآن میں صراحتاً کیوں نہیں؟

خاص کر کے اس سے جس شر کا ذکر ہے، لوگوں کے لئے اس کا فتنہ عظیم، اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا مسلسل اس سے بچانے کی وضاحت ہے، اور اس سے پناہ مانگنے کا حکم ہے حتیٰ کہ نماز میں بھی۔

علماء نے کئی جواب دئے ہیں جن کا حاصل یہ ہے۔

۱ - یہ کہ اس کا ذکر صراحت سے نہیں کیا گیا، لیکن اس کی طرف اشارہ کئی آیات میں ہے، ان میں سے ایک یہ ارشادِ الہی ہے:

﴿.....يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا.....﴾ سورة الأنعام آیت ۱۵۸،

جس دن تیری رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا۔

اس کے معنی پر دلالت اس حدیث شریف کی ہے جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

ثَلَاثَةٌ إِذَا خَرَجَنَ لَمْ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ: الدَّجَالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

تین چیزیں جب نکلیں گی تو کسی جان کو جو اس سے پہلے ایمان نہ لائی ہوگی اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا، دجال، دابہ الارض اور

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

﴿صحیح مسلم، کتاب الایمان حدیث نمبر ۲۴۹﴾؛ ترمذی کتاب التفسیر، ۳۰۷۳؛ مسند احمد ۲/۴۴۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، ۳۷۵۹۶؛ صحیح ابوعوانہ ۱/۱۰۷

۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الْإِيْمَانُ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ.....﴾ ﴿سورة النساء ۱۵۹﴾

اور نہیں کوئی اہل کتاب مگر وہ ضرور ضرور آپ پر ایمان لائے گا اس کی موت سے پہلے۔

اس میں نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ ہے، اور یہ بات صحیح ہے کہ آپ دجال کو قتل کریں گے، تو اللہ تعالیٰ نے

ضدین میں سے ایک کے ذکر پر ہی اکتفاء فرمایا اور اس لئے بھی کہ اس کا لقب بھی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے لقب کی طرح مسیح ہے لیکن

دجال گمراہی کا مسیح ہے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہدایت کے مسیح ہیں۔

۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

لَخَلَقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ۔ ﴿سورة غافر ۵۷﴾

یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے بڑا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں ذکر کیا: ان کے الفاظ یہ ہیں:

اہل تفسیر نے کہا:

یہ آیت یہود کے بارے نازل ہوئی، اس لئے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا:

إِنَّ صَاحِبَنَا الْمَسِيحَ بْنَ دَاوُدَ - يَعْنُونَ الدَّجَالَ - يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَيَبْلُغُ سُلْطَانَهُ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ، وَيَرُدُّ الْمُلْكَ إِلَيْنَا۔

بیشک ہمارا صاحب مسیح بن داود۔ ان کی مراد دجال ہے۔ آخری زمانہ میں نکلے گا تو اس کی سلطنت بر و بحر میں ہوگی، اور وہ ملک ہمیں واپس

دلا دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ۔ ﴿تفسیر بغوی، معالم التنزیل ۴/۱۰۱؛ سیوطی نے ابی عالیہ سے عبد بن حمید سے مرسل ذکر کیا؛ ابن ابی حاتم نے سند صحیح کے ساتھ درمنثور میں ۵/۶۶۱﴾

اللہ کی پناہ مانگ (یعنی مسیح دجال کے فتنہ سے)

حافظ ابن حجر نے اس طرف اشارہ فرمایا اور اسے مستحسن قرار دیا اور فرمایا اس جگہ الناس سے مراد دجال ہے گویا کل کو بعض پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی طرف حافظ ابن حجر نے اشارہ کیا اور اسے حسن قرار دیا، اور فرمایا:

یہاں الناس سے مراد دجال ہے تو گویا کل (ایسا لفظ جو کثیر کے لئے ہو) کو بعض (ایک) پر استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اگر ثابت ہو تو بہترین جواب ہے، اور اس میں سے ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے اپنے بیان سے کیا۔

﴿فتح الباری ۱۳/۹۸، النہایۃ فی الفتن، ابن کثیر ۱/۱۵۱، ۱۵۲﴾

بعض نے ایک چوتھا جواب زیادہ ذکر کیا تو کہا:

آپ نے اس کا ذکر اس کے حقیر و ذلیل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا، اسی طرف حافظ ابن کثیر کا میلان ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کا ذکر چھوڑا، اس کا ذکر قرآن میں اس کی حقارت اور امتحان کے سبب نہیں، اس لئے کہ اس کے جھوٹا ہونے کا معاملہ اس سے واضح تر ہے کہ اس پر تنبیہ کی جائے یا اس سے ڈرایا جائے، اور کبھی کسی شے کا ذکر اس کے واضح ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے وقت وصال حالت مرض میں ارشاد فرمایا اور اس بات کا عزم کر لیا کہ اپنے بعد سیدنا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو لکھ دیں پھر اسے چھوڑ دیا اور فرمایا:

يَأَيُّ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ

اللہ تعالیٰ اور مومن انکار کریں گے مگر ابوبکر کا (نہیں کریں گے)

﴿صحیح ہے اسے ابن سعد نے طبقات کبریٰ ۲/۱۷۳ میں روایت کیا؛ حاکم نے مستدرک میں کتاب معرفت صحابہ ۳/۴۷۷ میں؛ اور ذہبی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے﴾

لہذا آپ ﷺ نے اس پر بیان کو ترک فرمادیا کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت واضح اور قدر صحابہ کرام کے نزدیک ظاہر تھی، اور آپ جانتے تھے کہ صحابہ کرام کسی کو آپ کے برابر نہیں سمجھتے، تو اسی طرح یہ مقام ہے جس میں ہم ہیں کہ دجال کی مذمت واضح اور نقص ظاہر ہے اس مقام کی وجہ سے جس کا وہ خود دعویٰ کرے گا اور وہ مقام ربوبیت ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر ترک فرمادیا، اس نص فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندے جانیں کیونکہ اس جیسی باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان اور ان کے احکام کو تسلیم کرنے میں ہی ان کی رہنمائی کرتی ہیں اور ایمان و تسلیم کو زیادہ کرتی ہیں۔

﴿النہایۃ فی الفتن والملاحم، ابن کثیر ۱/۱۵۲﴾

ابن حجر نے اس کا تعاقب کیا جس نے کہا کہ اس کا ذکر بوجہ حقارت چھوڑا گیا ہے، اور اس کی کمزوری کو بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یا جوج ماجوج کا ذکر کیا جبکہ ان کا فتنہ دجال کے فتنہ سے کم نہیں (یا جوج ماجوج سے دجال کا فتنہ بڑھ کر لگتا ہے کہ وہ شرک کی دعوت دینے والا اور دعویٰ الوہیت کرنے والا ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کفر سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ عام کفر سے شرک کو علماء نے اعلیٰ درجہ کا کفر شمار کیا ہے البتہ مطلق کفر میں برابر ہیں کہ مومن وہ بھی نہیں وہ بھی نہیں جہنم میں دونوں جائیں گے، اللہ اعلم بالصواب، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)



دجال..... حقیقت و خیال

ایمان کی بات یہ ہے کہ دجال آخری زمانہ میں ہوگا یہ حقیقت ہے اس میں کوئی شک نہیں اس پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

اہل علم نے اس پر ایمان کے واجب ہونے پر اتفاق کیا ہے جو دجال کے خروج اور اس کے اس فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے وارد ہے جس کیساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا، اس کی مخالفت اہل بدعت اور ٹیڑھی راہ والوں کے سوا کسی نے نہیں کی یعنی خارجی اور معتزلہ، اہل علم کے لئے اس کے کئی دلائل ان کے رد میں مذکور ہیں، کچھ ان سے ہم ذکر کرتے ہیں۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ

نے احادیث دجال کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

ان احادیث میں دلیل ہے کہ مسلک اہل سنت حق ہے کہ دجال کا وجود صحیح ہے، وہ ایک معین شخص ہے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا، اسے کئی چیزوں پر قدرت ہوگی جیسے قتل کے بعد زندہ کرنا، سبزہ اور نہروں کا ظہور، جنت و دوزخ زمین کے خزانوں کا اس کے پیچھے چلنا..... یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اسے عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے قتل وغیرہ پر قادر نہ رہے گا اس کا معاملہ باطل ہو جائے گا اور اسے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قتل کریں گے۔

بعض خارجیوں، معتزلہ اور جہمیہ نے اس میں (اہل سنت کی مخالفت کی) تو انہوں نے اس کے وجود کا انکار کر دیا اور احادیث صحیحہ کا رد کر بیٹھے۔
﴿اسے ابن حجر نے فتح الباری ۱۳/۹۸ میں نقل کیا۔﴾

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا: دجال پر ایمان رکھنا اور اس کا نکلنا حق ہے، اور یہ ہی اہل سنت اور عام اہل فقہ و حدیث کا مذہب ہے، بخلاف معتزلہ اور خارجیوں کے جنہوں نے اس کا انکار کیا..... ﴿تذکرہ قرطبی ۲/۵۱﴾

علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ

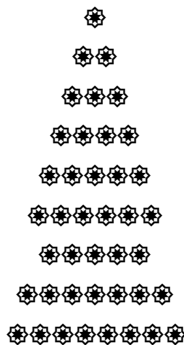
نے اس کے بارے میں مشہور عقیدہ میں فرمایا:

نُؤْمِنُ بِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ: مِنْ خُرُوجِ الدَّجَالِ وَنُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ۔

﴿شرح عقیدہ طحاویہ، ابن ابی العز الحنفی ۵۶۴، ۵۶۵﴾

اور ہم قیامت کی علامات پر ایمان رکھتے ہیں: جیسے دجال کا نکلنا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا۔

ممکن ہے کہ ان ذکر کردہ نصوص میں اور جو اس کے بعد آ رہی ہیں ان میں دلیل ہو اس کے باطل ہونے پر جس کی طرف ہم عصر فضلاء میں سے ایک سے زائد حضرات گئے جیسے شیخ محمد رشید رضا، شیخ شلتوت اور محمد فرید وجدی، یہ حضرات دجال کے نکلنے کی احادیث میں شک میں ہیں کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ احادیث صحیح نہیں ہیں یا ان میں اضطراب ہے، عنقریب ہم ان میں سے اکثر کا ذکر اپنے اس رسالہ میں کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ!



ان کے اقوال ان کی کتب میں دیکھے جاسکتے ہیں مثلاً محمد رشید کی المنار ۳/۲۶۱؛ وہ اپنے شیخ محمد عبدہ سے نقل کرتے ہیں:

إِنَّ الدَّجَالَ رَمَزٌ لِلْخَرَافَاتِ وَالدَّجَلُ وَالْقَبَائِحُ الَّتِي تَزُولُ بِتَقْرِيرِ الشَّرِيعَةِ عَلَى وَجْهِهَا وَالْأَخْذُ بِأَسْرَارِهَا وَحُكْمُهَا -
بے شک دجال بے عقلی کی باتوں، دھوکہ فریب اور ان بری چیزوں کی طرف اشارہ جو شریعت کے پکا کرنے اور اس کے اسرار و حکم کو لینے سے زائل ہو جاتی ہیں۔
اور دیکھئے دائرۃ معارف القرن العشرين، فرید و جدی ۸/۹۵ اور فتاویٰ شیخ شلتوت۔

اسے مسیح کیوں کہا گیا؟

دجال کا نام مسیح رکھنے کے سبب میں علماء کے کئی جوابات ہیں خلاصہ یہ ہے۔

☆ اس کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین کو چھوئے گا یعنی اس پر گھوم جائے گا یہ قول لغوی ابو العباس ثعلب کا ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی مسیح کہا گیا کیونکہ آپ کبھی شام میں کبھی مصر میں کبھی سمندر کے ساحلوں پر ہونگے اور اسی طرح مسیح دجال ہے، دونوں کا نام مسیح ان کے زمین پر گھوم جانے کی وجہ سے ہوا۔

☆ اس کا نام دجال رکھنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کی ایک آنکھ اور ایک ابرو نہیں ہونگے۔

ابن فارس نے کہا:

وَالْمَسِيحُ أَحَدُ شَقِيٍّ وَجْهِهِ مَمْسُوحٌ لَا عَيْنَ لَهُ وَلَا حَاجِبَ؛ وَلِذَلِكَ سُمِّيَ مَسِيحًا۔

مسیح دجال کے چہرے کے دو حصوں میں سے ایک مٹا ہوا ہوگا نہ اس کی ایک آنکھ ہوگی اور نہ اس کا ایک ابرو ہوگا اسی وجہ سے اس کا نام مسیح ہے (لغت میں مسیح کا معنی کا نا بھی ہے، مترجم)

☆ مسیح بمعنی کذاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا، یہ ایسا معنی ہے کہ اس سے دجال مخصوص ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولے گا اور کہے گا: أَنَا اللَّهُ، یہ انسانوں میں سے بہت بڑا جھوٹا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بدشکلی اور عار کے ساتھ خاص کیا۔

☆ مسیح بمعنی سرکش، خبیث، پلید اس مفہوم کا قائل ابن فارس ہے، البتہ

سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح کہنے کی وجہ دجال کی وجہ سے مختلف ہے اور علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں جن کو ابن دجیہ نے اپنی کتاب مجمع البحرین میں جمع کر دیا ان اقوال کی تعداد ۲۳/تینیس ہے مشہور ترین درج ذیل ہیں۔

☆ آپ کا نام مسیح اس لئے ہے کہ آپ سے بوقت ولادت برکت حاصل کی گئی۔

☆ اس لئے بھی کہ کسی تکلیف والے کو آپ نہیں چھوتے تھے مگر وہ اچھا ہو جاتا تھا۔

☆ اس لئے بھی کہ آپ چہرہ کے حسین تھے اسے ابن منظور نے ذکر کیا، کہا جاتا ہے: مسیح اللہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسین، برکتوں والی

صورت میں پیدا کیا۔



شہرتِ خبر دجال

اس میں کوئی شک نہیں کہ دجال کی صورتِ حال اور اس کے نکلنے کے بارے وارد ہونے والی احادیث کثیر اور طرح طرح کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جم غفیر نے انہیں روایت کیا اسی وجہ سے اہل علم نے ان احادیث کے متواتر ہونے کی وضاحت کی ہے۔
ان میں سے ابن کثیر اپنی تفسیر میں، شوکانی نے اس بارے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے،، التوضیح فی تواتر ماجاء فی المنتظر والمسیح،، رکھا یعنی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دجال کے بارے جو احادیث تواتر سے ہیں ان کی وضاحت۔
کتانی نے کہا:

ایک سے زائد افراد نے صحابہ کی ایک جماعت سے کئی صحیح طریقوں سے احادیث کے وارد ہونے کا ذکر کیا، شوکانی کی توضیح میں ان سے ایک سو احادیث ہیں، وہی احادیث صحاح، معاجم اور مسانید میں ہیں اور تواتر ان کے بغیر حاصل ہو جاتا ہے ان کے مجموعہ کو جمع کر لیں پھر تو سونے پہ سہاگہ ہے۔
﴿نظم المتنثر فی الحدیث المتواتر، کتانی کی ۲۲۸، ۲۲۹؛ تفسیر ابن کثیر ۱/۵۹۱؛ نہایۃ البدایۃ ۱/۱۵۸؛ فتح المغیث، سخاوی کی ۳/۴۴﴾

دجال کا اعلانیہ بیان

اگرچہ دجال کی خبر شہرت میں حد تواتر کو پہنچ چکی ہے اور اس کا آنا قیامت کی علامات میں سے ہے پھر بھی ہم پر لازم ہے کہ ہم لوگوں کے لئے اسے واضح کریں خاص کر اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے لئے۔

علامہ سفارینی حنبلی نے فرمایا:

ہر عالم کے لئے ضروری ہے کہ وہ احادیث دجال کو اپنی اولاد، مردوں اور عورتوں کے درمیان پھیلانے، امام ابن ماجہ نے فرمایا:

میں نے طنافسی سے سنا وہ کہہ رہے تھے:

میں نے محاربی سے سنا جو حدیث کے امام ہیں آپ فرما رہے تھے:

ينبغي أن يدفع هذه الأحاديث يعني حديث الدجال إلى المؤدب حتى يعلمها الصبيان في الكتاب۔

﴿لوامع الاسرار البهية ۲/۱۰۶؛ سنن ابن ماجہ ۲/۱۳۶۳﴾

ضروری ہے کہ یہ احادیث یعنی احادیث دجال تربیت کرنے والے تک پہنچائی جائیں تاکہ وہ لکھنے میں بچوں کو سکھائے۔

اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ دجال بہت خطرناک، اس کا خروج عظیم، اور اس کا زیادہ ہونا اس حد تک کہ عقل اس کا تصور نہیں کر سکتی اس لئے بھی کہ اس کا فتنہ مت مار دے گا اور دل کو قابو کرے گا۔

دجال اور قیامت

بلا شک دجال قیامت کا مقدمہ ہے کہ جو نبی وہ آ گیا تو پھر قیامت میں زیادہ دیر باقی نہ رہے گی، قیامت کی وہ نشانیاں جو افق پر روشن ہونگی لڑائیوں

کا اعلان کرتی ہوں گی، نبی کریم ﷺ سے کثیر احادیث آئی ہیں جو قیامت کی بڑی بڑی علامات کو واضح کرتی ہیں ان میں سے دجال کا نکلنا ہے، ان احادیث میں سے چند درج ذیل ہیں۔

سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری نے روایت کی، فرمایا:

أَطْلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ

فَقَالَ: مَا تَذَكَّرُونَ؟ قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ،

قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ: الدُّخَانُ وَالْدَّجَالُ وَالْدَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ خَسَفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفٌ بِحَزِيرَةِ الْعَرَبِ آخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ

ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا مذاکرہ کرتے تھے؟

صحابہ نے عرض کیا: ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے،

فرمایا: بیشک وہ قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم دیکھ لو گے دس نشانیاں، تو آپ نے ذکر کیا دھوئیں، دجال، دابہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نازل ہونا، یا جوج و ماجوج اور تین بار دھنسنے (کے واقعات) ایک دھنسا مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں ان کے آخر میں ایک آگ ہوگی جو یمن سے ظاہر ہوگی لوگوں کو ہانک کر محشر کی طرف لے جائے گی۔

اسے مسلم نے کتاب الفتن میں ۲۹۰۱ نمبر پر روایت کیا، احمد نے اپنی مسند ۶/۱ میں، ابوداؤد نے الملاحم میں حدیث نمبر ۴۳۱۱، ابن ماجہ نے کتاب الفتن میں ۴۰۵۵ نمبر حدیث اور ابن ابی شیبہ نے المصنف میں ۵۴۲/۳ نمبر پر روایت کیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ إِذَا خَرَجْنَا لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ: الدَّجَالُ وَالْدَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین چیزوں کا جب ظہور ہوگا کسی جان کو اس وقت اس کا ایمان لا نافع نہ دیگا جو پہلے ایمان نہ لائی ہوگی، دجال، دابہ اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور یہ نشانیاں پے درپے ہوگی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی خبر دی۔

﴿مسلم نے کتاب الایمان ۲۴۹، ترمذی نے کتاب التفسیر ۳۰، ابن ابی شیبہ نے مصنف میں کتاب الفتن ۵۹۶/۳، ابن ماجہ نے کتاب الفتن ۴۰۵۵ میں روایت کیا﴾

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوع میں، فرمایا:

خُرُوجُ الْآيَاتِ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ يَتَّبِعُنَّ كَمَا تَتَابَعُ الْخُرُوجُ

نشانوں کا نکلنا ایک دوسری کے پیچھے مسلسل ہوگا جیسا کہ ایک دھاگہ میں پروئے ہوئے موتی۔

﴿صحیح ابن حبان ہموارد: ۱۸۸۲؛ طبرانی اوسط نے روایت کی اور بیہقی نے مجمع ۳۲۴/۷ میں کہا: اس کے راوی ثقہ ہیں ابن حبان نے اسے صحیح کہا﴾

اس کی مثل عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، الفاظ یہ ہیں:

الْآيَاتُ كَخَزَارَاتٍ مَنْظُومَاتٍ فِي سِلْكٍ فَإِنْ قَطَعَ السِّلْكُ فَتَبَعَ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

نشانوں کا آنا پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہوگا جیسا کہ موتی جو ایک دھاگہ میں پروئے ہوں اور دھاگہ ٹوٹ جائے تو ایک دوسرے کے پیچھے

وہ گرنے لگتے ہیں۔ ﴿اپنے شواہد سے حدیث صحیح ہے: احمد ۲/۲۱۹؛ مستدرک حاکم کتاب الفتن ۴/۴۷۳ نے روایت کی؛ اس کی شاہد حدیث انس ہے جسے حاکم ۴/۵۴۶ نے روایت کیا اور مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا؛ اور اس کا ذہبی نے اقرار کیا ہے﴾

دجال سے پہلے کیا ہوگا؟

بلاشک دجال کے ظہور کی بہت ساری علامتیں ہیں جو اس کے نکلنے سے پہلے ہونگی اور اس کے خروج کی طرف شدت سے اشارہ کریں گی اور نبی کریم ﷺ نے بہت سارے ایسے امور کا ذکر کیا ہے جو دجال سے پہلے رونما ہونگے۔

۱ - دعوائے نبوت کرنے والوں کا ظہور

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ كُلُّ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ -

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کے قریب دجال (جھوٹے نبی) نکلیں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا ہوگا کہ

وہ اللہ کا رسول ہے۔ ﴿ایک متفق علیہ حدیث کا جزء ہے: اسے بخاری نے کتاب الفتن میں ۱۲۱ نمبر پر روایت کیا؛ مسلم نے کتاب الفتن میں ب/۱۸-۱۲۱۲؛ ابوداؤد

نے کتاب الملاحم میں ۴۳۳۲، ۴۳۳۳﴾

۲ - فتح قسطنطنیہ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ نَبِيَّ كَرِيمٍ ﷺ سَمِعَ رَأْسَ نَجَسٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَالُ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ -

المَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ -

جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات ماہ میں ہوگا۔

﴿ابوداؤد نے کتاب الملاحم ۴۲۹۵ میں؛ ترمذی نے کتاب الفتن ۲۲۳۸؛ ابن ماجہ کتاب الفتن ۴۰۹۲؛ منہ احمد ۵/۲۳۴؛ مستدرک حاکم کتاب الفتن ۴/۴۲۶؛ اور ترمذی نے اسے حسن کہا

ہے﴾

سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیز مرفوع روایت ہے کہ:

عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدَسِ خَرَابٌ يَنْتَرِبُ وَخَرَابٌ يَنْتَرِبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ

خُرُوجُ الدَّجَالِ.....

بیت المقدس کی آبادی یشرب کی خرابی ہے یشرب کی تباہی جنگ عظیم کا ظہور ہے، جنگ عظیم کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا نکلنا

ہے۔ ﴿ابوداؤد نے کتاب الملاحم ۴۲۹۲؛ احمد نے ۵/۲۳۲؛ شرح السنہ میں بغوی ۴۲۵۲؛ خطیب نے اپنی تاریخ میں ۱۰/۲۲۳ روایت کیا؛ ابن کثیر نے تفسیر میں ۶/۲۲ کہا اس کی سند جید

ہے اور حدیث حسن ہے اس پر نبوت کے انوار ہیں﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَا تَقُومُ

السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزَوْهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءَ وَهَذَا نَزَلُوا فَلَمْ يَقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ،

فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّالِثَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَفْرُجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَعْنَمُونَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرَكُونَ كُلُّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم نے مدینہ کی ایک جانب کے خشکی میں اور ایک کے سمندر میں ہونے کی بابت سنا؟ صحابہ نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ستر ہزار بنی اسحاق سے اس میں جنگ کریں گے تو جب وہ اس میں داخل ہونگے اتریں گے تو اسلحہ سے نہ لڑیں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے (بلکہ) وہ کہیں گے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تو مدینہ ﷺ اس شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے، مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۶ حاشیہ نووی قدیمی کتب خانہ کراچی کی ایک جانب جو سمندر میں ہے ساقط ہو جائے گی، وہ پھر دوبارہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں گے تو اس کی دوسری جانب ساقط ہو جائے گی، پھر وہ تیسری بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں گے تو اس کے لئے کشادگی کر دی جائیگی تو وہ اس میں داخل ہو جائیں گے لوٹ مار کریں گے اسی اثناء میں کہ وہ آپس میں تقسیم کر رہے ہونگے اچانک ایک چیخ کر بولنے والا ان کی طرف آئے گا تو وہ کہے گا: بلا شک دجال نکل آیا ہے تو وہ ہر شی کو چھوڑ کر واپس لوٹ جائیں گے۔ ﴿مسلم نے کتاب الفتن میں روایت کی باب ۱۸، نمبر ۲۹۲۰﴾

۳ - ظہور دجال کے قریب حالات کی تبدیلی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خِدَاعَاتٌ يَصْدُقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيَكْذِبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيَخُونُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيَنْطِقُ الرُّؤْيِيضَةُ قِيلَ: وَمَا الرُّؤْيِيضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافَهُ؛ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر کم پیداوار والے کئی سال آئیں گے جن میں جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی، سچے کو جھوٹا کہا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امین بنایا جائے گا، امانت دار کو ان میں خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا، اور رویضہ ان میں باتیں کرے گا عرض کیا گیا: یا رسول اللہ رویضہ کیا ہے؟ فرمایا: گھٹیا مکینہ آدمی؛ جو عام لوگوں کے معاملہ میں باتیں کرتا پھرے گا۔

﴿یہ حدیث کئی طرق سے صحیح ہے؛ ابن ماجہ نے کتاب الفتن ۴۰۳۶؛ احمد نے ۳۳۸/۲؛ طحاوی نے مشکل الآثار میں ۱۹۳/۱؛ حاکم نے ۴/۳۶۵ روایت کیا ہے حاکم نے اسے صحیح کہا اور اس کے امام احمد ۳۲۰/۳ کے نزدیک کئی شواہد حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور ابن حجر نے فتح الباری میں ۸۴/۱۳، اسے صحیح قرار دیا ہے﴾



۴ - دجال سے پہلے قحط اور بھوک

ابو امامہ کی ایک لمبی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں،

وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبَسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبَسَ ثُلُثَى نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبَسَ ثُلُثَى مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبَسَ ثُلُثَى نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي الثَّالِثَةِ فَتَحْبَسَ مَطَرُهَا كُلَّهُ فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبَسَ نَبَاتِهَا كُلَّهُ فَلَا تَنْبُتُ خَضِرَاءُ فَلَا يَبْقَى ذَاتٌ ظَلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ إِلَّا

مَنْ شَاءَ اللَّهُ۔ ﴿اسے ابن ماجہ نے روایت کیا، کتاب الفتن ب/۳۳، ۴۰۷۷ ایک لمبی حدیث سے ہے اور اس کی سند حسن ہے اور اس کے کئی شواہد ہیں﴾

بیشک دجال کے خروج سے پہلے تین سخت سال ہونگے لوگوں کو ان میں سخت بھوک پہنچے گی اللہ تعالیٰ ان میں سے پہلے سال آسمان کو حکم دے گا کہ وہ تہائی حصہ اپنی بارش کا روک لے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ تہائی پیداوار کو روک لے گی پھر دوسرے سال میں آسمان کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی بارش کو روک لے گا زمین کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی پیداوار روکے گی پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دے گا تو وہ اپنی بارش پورے کی پوری روک لے گا اور ایک قطرہ بارش نہ برے گی، زمین کو حکم دے گا تو وہ پوری پوری پیداوار روک لے گی تو کوئی سبز شے نہ اگے گی حتیٰ کہ کوئی کھروں والا جانور باقی نہ رہے گا مگر جسے اللہ چاہے گا۔

۵ - ذکر الہی لوگوں کا کھانا ہوگا

ابو امامہ کی گزشتہ حدیث میں آپ ﷺ کے زمین پر کھانا پینا ختم ہونے کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی یہ آیا کہ ایک صحابی نے عرض کیا: لوگوں کا اس زمانہ میں ذریعہ معاش کیا ہوگا؟

قال: اَلتَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَبَجَرِي ذَلِكَ عَلَيْهِمْ مَجْرَى الطَّعَامِ۔

فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا، اللہ اکبر کہنا، سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا اور اسے کھانے کے قائم مقام کر دیا جائے گا۔

ابن صیاد ہی دجال ہے؟ ﴿نووی نے کہا: اسے ابن صیاد اور ابن صائد کہا جائے گا، شرح مسلم ۲۶۱/۱۸﴾

سوال: ایک سوال کا جواب دینے سے پہلے اور بعد والے بہت سارے لوگ حیران رہے اور اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا اگر میں کہوں: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لوگوں نے دجال کی شخصیت کی حد بندی کرنے میں بہت اختلاف کیا، سوال یہ ہے کہ کیا وہ دجال ابن صیاد ہے؟ جیسا کہ ایک سے زائد صحابہ اور دیگر حضرات نے اس کا یقین کر لیا ہے، ہم اسے اختصار سے بیان کریں گے۔

ابن صیاد جس کا نام آصاف ہے یہود سے تھا، زمانہ نبی کریم ﷺ میں وہ کہانت کا دعوے دار تھا اس کا امتحان نبی کریم ﷺ نے لیا تا کہ صحابہ کرام کو اس کے حال کی حقیقت معلوم ہو، اس کا امر باطل صحابہ کے لئے ظاہر ہو جائے، کہ وہ جادوگر ہے اس کے پاس شیطان آتا اس کی زبان پر وہی کچھ القاء کرتا جو وہ کانہوں کے لئے القاء کرتا تھا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی اس کے ساتھ کئی ملاقاتیں تھیں بعض کے نزدیک یہ راجح ہے کہ وہ ابن صیاد ہی دجال ہے ہم اسے مختصر بیان کرتے ہیں۔

نبی کریم کی ابن صیاد سے گفتگو

حدیث کی کتابیں ابن صیاد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن صیاد کے ساتھ وقوف اور اس پر اسلام پیش کرنا اور جو اس نے جواب دیا ذکر کرتی ہیں:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے درمیان نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے حتیٰ کہ اسے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اس دن وہ بلوغ کے قریب تھا، کوئی چیز سمجھتا نہیں تھا حتیٰ کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی پشت پر مارا پھر فرمایا:

أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا تو کہا:

أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ۔

﴿ابن حجر نے ذکر کیا کہ اس نے یہ بات اس لئے کہی کہ وہ یہودیوں سے تھا جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت کو مانتے تھے لیکن دعویٰ ان کا یہ تھا آپ کی بعثت عرب کے ساتھ مخصوص ہے، ابن حجر نے کہا: اس کا فساد واضح ہے اس لئے کہ انہوں نے جب اقرار کر لیا کہ آپ رسول اللہ ہیں تو محال ہے کہ آپ اللہ پر جھوٹ بولیں تو جب آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ آپ عرب اور غیر عرب کے رسول ہیں تو آپ کا سچا ہونا متعین ہوا اور آپ کی تصدیق واجب ہوئی، فتح الباری ۶/۲۰۰﴾

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔

ابن صیاد نے آپ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

﴿قرطبی نے کہا: ابن صیاد کا ہنوں کے انداز میں خبریں دیا کرتا تھا کبھی درست ہوتی تھیں اور کبھی فساد والی یعنی غلط تو یہ بات نشر ہوگئی اور اس کے بارے کوئی وحی نازل نہ ہوئی، نبی کریم نے چاہا کہ ایسا کوئی عمل کریں جس سے اس کا امتحان ہو جائے﴾

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

نبی کریم نے اسے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟

ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا آتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے۔

﴿وہ سورہ دخان ہے اس پر اس روایت کی دلالت ہے جو مسند امام احمد ۲/۴۸ میں ہے، اور نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے ﴿يَوْم تَاتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ، الدُّخَانُ : ۱۰﴾

چھپایا تھا۔

خطابی نے حکایت کی کہ آیت اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر لکھی ہوتی، تو ابن صیاد نے اس سے ہدایت نہ پائی مگر اتنی ناقص مقدار میں جو کانہوں کے طریقہ کے مطابق تھی تو اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی قدر سے تجاوز نہ کرے گا، یعنی اس مقدار سے جو شیطانوں کے القاء کرنے سے تیرے جیسے کانہن محفوظ کر لیتے ہیں اور وہ سچ جھوٹ ملا جلا ہی ہوتا ہے، فتح الباری ۶/۲۰۰، ۲۰۱﴾

ابن صیاد نے کہا: وہ دھواں ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّكَ لِي فِيهِ اضْرَبُ عُنُقَهُ۔

یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے اس کے بارے میں اس کی گردن ماروں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ۔

اگر وہ ہوا تو اس پر تجھے تسلط ہرگز نہ ہوگا اور وہ نہ ہوا تو اس کے قتل میں تیرے لئے خیر نہیں ہے۔

﴿اس کو بخاری نے روایت کیا کتاب الجنازہ ۱۳۵، کتاب الجہاد ۳۰۵، مسلم نے کتاب الفتن ۲۹۲۲ میں، اور ابوداؤد نے کتاب الملاحم ۴۳۲۹ اور ترمذی نے ۲۲۳۵ نمبر پر﴾

نبی کریم ﷺ کا ابن صیاد کے لئے مراقبہ

ابن صیاد کی پیچیدگی اور اس کے حال کی جہالت لوگوں میں بہت بڑی بات تھی حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں اس درجہ تک شک میں مبتلا ہوئے، آپ اس کے حال کی حقیقت جاننے کے لئے مراقبہ کرتے رہے، بہت احادیث میں آیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد کی جستجو اور اس کے معاملہ کی وضاحت کرنے میں کوشش کی اس ڈر سے کہ کہیں وہ ہی دجال ہو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے اس کے حالات کچھ ایسے دیکھے جو لعنتی دجال کے ساتھ

ملتے چلتے تھے اس جستجو کوئی احادیث نے بیان کیا درج ذیل میں تین احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے، آپ نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں اس کھجور کے باغ کی طرف آئے جس میں ابن صیاد تھا حتیٰ کہ جب باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے کھجور کے تنوں سے ڈرنا شروع کر دیا جبکہ آپ دبے پاؤں چلتے تھے تاکہ ابن صیاد آپ کے اسے دیکھنے سے پہلے کچھ سن نہ لے، ابن صیاد اپنے بستر پر سویا تھا اس کی ماں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جب آپ کھجوروں کے تنوں سے ڈر رہے تھے تو اس کی ماں نے کہا: اے صاف (یہ اس کا نام ہے) تو ابن صیاد بھڑک اٹھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی تو یہ بیان کرتا۔

﴿اسے بخاری کتاب الجہاد والسیر، باب ۸، نمبر ۳۰۵۶، مسلم نے کتاب الفتن باب ۱۹، نمبر ۲۹۳۱ اور احمد نے اپنی مسند میں روایت کی (فتح الربانی ۶۴/۲۴)﴾
ابن حجر نے فرمایا: آپ ﷺ کا فرمان کہ اگر وہ اسی چھوڑ دیتی تو بیان کرتا اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے حال کو ہم پر ظاہر کرتا جس سے ہم اس کی حقیقت پر مطلع ہو جاتے اور چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اسے ہمارے آنے کی خبر نہ دیتی تو دیر تک وہ اسی حالت میں رہتا جس میں تھا تو ہم سنتے جو کچھ وہ اپنے معاملہ کو ظاہر کرتا۔ ﴿فتح الباری ۶/۲۰۲﴾

☆ حدیث ابن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک یہودی عورت نے مدینہ میں ایک لڑکے کو جنم دیا جس کی آنکھ مٹی ہوئی اور دوسری واضح اور ابھری ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس بات سے ڈرے کہ یہ دجال ہی ہو تو آپ نے اسے چادر کے نیچے پایا آہستہ آہستہ بول رہا تھا تو اسے اس کی ماں نے خبردار کر دیا، کہا: اے عبد اللہ! یہ ابو قاسم آئے ہیں تو وہ اپنی چادر سے نکل کر آپ کی طرف آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَالَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ لَوْ تَرَكَتُهُ كَبِيرًا۔

اسے کیا ہے اللہ اسے قتل کرے اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو یقیناً یہ بیان کرتا..... پھر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذکر کی آپ ﷺ کے ابن صیاد سے سوال کرنے کے بارے میں اور اس کے آخر میں ہے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہے تو تو اس کا صاحب نہیں اسکے صاحب عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگر وہ نہیں تو تجھے یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایسے شخص کو قتل کرے جو عہد والوں میں سے ہے، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس بات کا ڈر محسوس کرتے تھے کہ یہ دجال ہی ہے۔

﴿اسے احمد نے فتح الربانی میں ۶۴/۲۵، طحاوی نے مشکل ۹۷/۴، بغوی نے شرح السنۃ میں ۴۲۷/۴ روایت کیا، بیہقی نے مجمع الزوائد ۸/۷ میں ذکر کیا اور فرمایا: اسے احمد نے روایت کیا اور اس کے رجال یعنی راوی صحیح کے راوی ہیں۔﴾

☆ حدیث ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا: یقیناً میرا دس بار قسم کھا کر یہ کہنا کہ وہ ابن صائد دجال ہے مجھے اس سے زیادہ پسند کہ میں ایک بار یہ قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں۔ فرمایا: اور رسول اللہ ﷺ وسلم نے مجھے اس کی ماں کی طرف بھیجا: فرمایا:

سَلِّهَا كُمْ حَمَلْتُ بِهِ؟ قَالَ: فَاتَّبَعْتُهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ حَمَلْتُ بِهِ اُنْتِ عَشْرَ شَهْرًا قَالَ: ثُمَّ اَرْسَلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلِّهَا عَنْ صَيْحَتِهِ حِينَ وَقَعَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: صَاحَ صَيْحَةَ الصَّبِيِّ ابْنِ شَهْرٍ۔

اس سے پوچھ کتنی دیر اس کے حمل میں رہی؟

ابو ذر کہتے ہیں: میں اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا اس کے حمل میں بارہ ماہ میں نے گزارے۔

ابو ذر کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے مجھے پھر بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھا اس کی چیخ کے بارے جب وہ پیدا

ہوا، تو میں پھر اس کی طرف لوٹ آیا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ اس طرح چننا تھا جیسے ایک ماہ کا بچہ چننا ہے..... پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کی مثل رسول اللہ ﷺ کے اس کا امتحان کرنے کے بارے میں ذکر کیا۔

﴿مسند احمد (۲۴/۶۱، فتح الربانی)؛ مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۸۴۸۵؛ مجمع الزوائد (۶/۸) میں پیشی نے اسے ذکر کیا اور اسے احمد، بزار اور

طبرانی اوسط کی طرف منسوب کیا اور فرمایا: اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے حارث بن جھیرہ کے کہ وہ ثقہ ہیں اور ابن حجر نے اسے فتح الباری ۱۳/۳۲۹ میں ذکر کیا اور صحیح قرار دیا﴾

ابن صیاد کی خوارق عادات:

﴿وہ کام جو عام آدمی عادتاً نہیں کر سکتا انہیں خوارق عادات کہا جاتا ہے، خواہ وہ کسی مومن سے یا کسی غیر مومن سے یا ولی اللہ سے یا نبی اللہ سے یا رسول اللہ سے صادر ہو، وہ خارق عادت ہی کہلاتا ہے البتہ غیر مومن سے ہو تو وہ جادو یا کوئی شعبہ بازی ہے اگر ولی اللہ سے ہو تو وہ کرامت ہے اگر نبی یا رسول سے ہو تو معجزہ ہے﴾
ابن صیاد اپنی پیچیدگی اور لوگوں کے اس کی شخصیت سے واقف نہ ہونے کو مزین کرنے کی طاقت رکھتا تھا، بعض حضرات تو یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ ہی دجال ہے دلیل اس کے وہ حیلے اور خوارق عادات امور تھے جو اس سے صادر ہوتے تھے احادیث کی کتابوں نے بعض روایات کو اس کے بعض عجیب و غریب واقعات کے بارے ذکر کیا ہے، وہ حوادث بعض صحابہ کے نزدیک اس بات کی تاکید تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے جس کی خبر دی گئی ہے، کچھ ان روایات سے درج ذیل ہیں۔

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہے اس میں ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ ابْنَ صِيَادٍ عَنْ تَرْبَةِ الْجَنَّةِ؟

فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بِيضَاءٍ مُسْكٌ خَالِصٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَدَقَ۔

رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے جنت کی مٹی کے بارے پوچھا؟

تو اس نے کہا: سفید چمک دار آٹے کی طرح مٹی خالص کستوری ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔

﴿مسلم نے اسے اپنی صحیح، کتاب الفتن، باب ۱۹ (۲۹۲۸، ۹۲) میں احمد نے الفتح الربانی ۲۴/۶۷ روایت کیا ہے؛ نووی شرح مسلم ۱۸/۲۲۶﴾

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا:

مَا تَرَى؟ تَوَكَّيْتُكَ؟

اس نے کہا: اُرئی عَرُشًا عَلَى الْبَحْرِ حَوْلَهُ الْحَيَّاتُ

میں سمندر پر تخت دیکھتا ہوں جس کے ارد گرد سانپ ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ

یہ ابلیس کا تخت دیکھتا ہے۔

﴿صحیح مسلم کی روایت ہے کتاب الفتن، ۷۸ (۲۹۲۵) مسند احمد ۱۱۶۳۵، ۶۶/۳؛ حدیث کے الفاظ مند کے ہیں؛ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن ۳۷۵۳۲﴾

☆ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک،،،، فرمایا: ابن صیاد کا ذکر نبی کریم ﷺ کے پاس کیا گیا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

أَنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَا يَمُرُّ بِهِ شَيْءٌ إِلَّا كَلَّمَهُ۔

وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس سے کوئی شے نہیں گزرتی مگر اس سے کلام کرتی ہے۔

﴿احمد نے الفتح الربانی میں روایت کی ۲۴/۶۷؛ پیشی نے

مجمع ۸/۸ میں ذکر کیا اور فرمایا: اسے احمد نے روایت کیا، اور ان کی اس روایت میں مجالد بن سعید ہے جس میں ضعف ہے باقی اس کے رجال ثقہ ہیں﴾

ابن عمر اور ابن صیاد میں عجیب مقابلہ

شاید ان عجیب غریب چیزوں میں سے جو ابن صیاد سے ظاہر ہوتی تھیں ایک وہ واقعہ ہے جو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ابن صیاد سے ملاقات کے وقت ظاہر ہوا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے غصہ دلاتے تھے اور وہ پھولتا جاتا تھا حتیٰ کہ اس نے اس راستہ کو بند کر دیا جس میں وہ تھے، اس روایت کے الفاظ جیسا کہ نافع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے غلام نے روایت کی، فرمایا: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ابن صائد کو مدینہ کی گلی میں دیکھا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے گالی دی وہ اس میں اثر انداز ہوئی، اور وہ پھولنے لگا حتیٰ کہ اس نے راستہ روک لیا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے اپنے عصا سے مارا حتیٰ کہ عصا کو اس پر توڑ دیا، سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے فرمایا: تیرا اور اس کا کیا حال ہے؟ کس چیز نے تجھے اس کا مشتاق کر دیا؟ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا آپ ارشاد فرماتے تھے:

إِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ غَضَبَةٍ يَغْضِبُهَا

بلاشک دجال غضب ناک ہو کر نکلے گا۔

﴿یہ روایت صحیح مسلم کتاب الفتن نمبر ۹۸، ۹۹، ۳۹۳۲؛ مسند احمد ۶/۲۸۴؛ الفتح الربانی ۲۴/۶۱، ۶۲؛ مسند ابن ابی یعلیٰ ۱۳/۴۶۹، ۴۸۵؛ شرح السنۃ، بغوی ۱۵/۷۴؛ اور ابن حبان نے احسان میں ۸/۲۸۰ دیکھیں﴾

☆ اور دوسری روایت میں ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

میں ایک بار ابن صائد کو ملا، اس کی آنکھ متغیر ہو چکی تھی میں نے کہا: میں جو دیکھ رہا ہوں وہ تیری آنکھ نے کب کیا؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا؛ میں نے کہا نہیں جانتا، حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے؟ اس نے کہا: اے ابن عمر تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ چاہے کہ پیدا کرے اسے تیرے اس عصا میں تو وہ ایسا کر دیگا، اس نے گدھے کی طرح سختی سے خراٹے لینا شروع کئے کہ میں کبھی نہیں سنے میرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ میں نے اس کو اس عصا کے ساتھ مارا جو میرے پاس تھا حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گیا، البتہ مجھے کوئی شعور نہیں۔

﴿یہ روایت صحیح مسلم کتاب الفتن نمبر ۹۸، ۹۹، ۳۹۳۲؛ مسند احمد ۶/۲۸۴؛ الفتح الربانی ۲۴/۶۱، ۶۲؛ مسند ابن ابی یعلیٰ ۱۳/۴۶۹، ۴۸۵؛ شرح السنۃ، بغوی ۱۵/۷۴؛ اور ابن حبان نے احسان میں ۸/۲۸۰ دیکھیں﴾

ابن صیاد اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

روایات صحیحہ ایک دوسرے مقابلہ کو بیان کرتی ہیں جو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن صیاد (جو دجال کے نام سے تہمت زدہ تھا) کے درمیان ہوا۔

☆ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: مجھے ابن صائد نے کہا: مجھے اور تمہیں کیا ہے اے محمد ﷺ وسلم کے صحابو! کیا اللہ کے نبی ﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ یہودی ہوگا، جبکہ میں اسلام لا چکا ہوں اور فرمایا: کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی حالانکہ میری اولاد ہے، اور فرمایا: کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اس پر مکہ کو حرام کر دیا اور میں نے حج کیا ہے، ابوسعید کہتے ہیں کہ وہ اسی طرح باتیں کرتا رہا حتیٰ کہ قریب تھا کہ اس کی بات مجھ میں اثر انداز ہوتی، ابوسعید کہتے ہیں کہ اس نے آپ سے کہا: خبردار! اللہ کی قسم میں اب جانتا ہوں وہ کہاں ہے اس کے باپ اور اسکی ماں کو پہچانتا ہوں، آپ فرماتے ہیں: اسے کہا گیا:

أَيَسْرُكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟

کیا تجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ تو وہ آدمی یعنی دجال ہو؟

تو اس نے کہا: اگر مجھ پر اسے پیش کیا جائے تو میں نہ پسند نہ کروں گا۔ ﴿مسلم شریف کتاب الفتن، ۲۲۲۲﴾

دجال کا مکان اور ابن صیاد

☆ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: ہم مدینہ سے ایک لشکر میں آئے اس لشکر میں عبداللہ بن صیاد تھا، کوئی اس کے ساتھ نہ چلتا تھا، نہ اس کو کوئی ساتھی بناتا تھا نہ اس کے ساتھ کوئی کھاتا تھا نہ ہی اس کے ساتھ کوئی پیتا تھا، اسے دجال کہتے تھے، اچانک ایک دن میں اپنی جگہ ٹھہرا تھا کہ مجھے عبداللہ بن صیاد نے بیٹھا ہوا دیکھا تو آیا حتیٰ کہ میرے پاس بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اے ابوسعید! کیا تو نہیں دیکھتا کہ لوگ کیا کرتے ہیں: نہ کوئی میرے ساتھ چلتا ہے نہ مجھے رفیق بناتا ہے نہ کوئی میرے ساتھ پیتا ہے بلکہ مجھے دجال کہہ کر بلاتے ہیں..... اللہ کی قسم لوگوں کے میرے ساتھ یہ سلوک کرنے سے میں یہ ارادہ کیا کہ میں ایک رسی لوں پھر تنہائی میں جاؤں اور اسے اپنی گردن میں ڈال لوں پھر گلا گھونٹ لوں تو اس طرح میں لوگوں کی ان باتوں سے آرام پاؤں، اللہ کی قسم میں دجال نہیں ہوں، لیکن اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو ضرور تجھے اس کے نام، اس کے باپ اور اسکی ماں کے نام اور اس بستی کے نام کی خبر دوں جس سے وہ نکلے گا۔

﴿یہ لفظ مسند احمد کے ہیں (الفتح الربانی ۶۶/۲۲) اور مسلم نے اس کے قریب لفظوں کے ساتھ ذکر کیا ہے (۲۹۲۷، ۹۱)﴾

کس نے کہا؟ ابن صیاد، دجال ہے

ابن زیاد سے متعلق جن معلومات کا ذکر پہلے گزر گیا ان کا ایک بہت بڑا اثر ہے، ایک سے زائد ایسے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہی دجال ہے ان میں سے ایک عمر بن خطاب اور آپ کے صاحبزادے، ابن مسعود، جابر اور ابوذرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ان کی گفتگو سے کچھ آپ کی نذر:

☆ ابن منکدر سے روایت ہے فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَا بَنُ صَيَادٍ الدَّجَالِ ،

قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللَّهِ ؟

قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ -

میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے،

میں نے کہا: تو اللہ کی قسم کھا رہا ہے؟

اس نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس اس پر قسم کھا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

﴿کتاب الاعتصام، بخاری شریف ۷۳۵۵؛ کتاب الفتن، مسلم شریف ۹۴-۲۹۲۹؛ ابو داود، کتاب الملاحم ۴۳۳۱﴾

☆ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

لَأَنْ أَحْلِفَ بِاللَّهِ تَسْعًا أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ هُوَ الدَّجَالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً -

یقیناً میرا اللہ کی قسم نو بار کھا کر کہنا کہ ابن صائد ہی دجال ہے مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں۔

﴿یہ حدیث صحیح ہے، اسے ابویعلیٰ الموصلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ۱۳۲/۹؛ نمبر ۲۳۱-۵۲۰؛ مجمع الزوائد ۵/۸، ۵۴؛ میں پیشی نے ذکر کیا اور اسے کبیر میں طبرانی کی طرف منسوب

کیا اور فرمایا:

ابویعلیٰ کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ ﴿

☆ نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: فرمایا:

وَاللّٰهُ مَا أَشْكُ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ابْنُ صَيَادٍ۔

اللہ کی قسم مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے۔

﴿ابوداؤد، ۴۳۳۰، نے روایت کی؛ اور حافظ نے فتح ۱۳/۳۳۷ میں ذکر کیا اور فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔﴾

ابن صیاد اور علماء کا کلام

ابن صیاد جو دجال نام سے تہمت زدہ تھا اس کے مسئلہ میں صحابہ کرام کے اختلاف کا اثر ان کے بعد آنے والے اہل علم حضرات پر تھا تو جو ان کی بات کی طرف گئے ان میں سے علامہ قرطبی، صاحب تذکرہ ۲/۹۱ نے اس پر اعتماد کیا، اکثر اہل علم جیسے بیہقی، خطابی، نووی اور ابن حجر۔ ان کی رائے اور ہے وہ یہ کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے اور انہوں نے تمیم داری کی حدیث سے دلیل لی ہے جسے عنقریب ہم ذکر کریں گے اور ان کا دجال کو ایک سمندری جزیرے میں یقیناً دیکھنا ذکر کریں گے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کی کلام سے کچھ ذکر کر دیا جائے۔

☆ خطابی نے کہا: لوگوں نے ابن صیاد کے بارے بہت سخت اختلاف کیا ہے، اس کا معاملہ مشکل ہو گیا حتیٰ کہ اس کے بارے ہر بات کہہ دی گئی، اس کے بارے پوچھا جاتا تو کہا جاتا:

کیسے نبی کریم ﷺ اس آدمی کو مدینہ میں قائم رکھتے اور چھوڑے رہتے کہ ساتھ رہتا جو جھوٹا نبوت کا دعوے دار تھا..... جو میرے نزدیک ہے وہ یہ کہ یہ قصہ یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہود اور ان کے حلیفوں کے ساتھ صلح کے دن گزر رہے تھے اور ابن صیاد ان میں سے تھا یا ان میں دخل انداز تھا، رسول اللہ ﷺ کو اس کی اور جو وہ کہانت یا غیب کا دعویٰ کرتا تھا اس کی خبر پہنچتی رہتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا امتحان لیا تا کہ اس کا معاملہ زائل ہو، تو جب آپ نے اس سے کلام فرمایا تو جان لیا کہ وہ باطل پرست ہے جادو گروں یا کانہوں میں سے ہے یا ان میں سے ہے جن کے پاس جنات آتے ہوں یا جس سے شیطان نے معاہدہ کیا ہو کہ وہ اس کی زبان پر القاء کرے اور وہ اس سے کلام کرے۔

﴿معالم السنن، خطابی ۴/۳۴۹، آپ سے بغوی نے نقل کیا اور شرح السنہ میں اسے لکھا

۱۵/۷۵؛ اسی طرح طبری میں جیسا کہ مبارک پوری کی ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی ۶/۵۲۰؛ عون المعبود، ۱۱/۴۷۹﴾

☆ بیہقی نے اپنی کتاب، البعث والنشور، میں کہا:

ابن صیاد کے معاملہ میں لوگوں نے بہت زیادہ اختلاف کیا کہ کیا وہی دجال ہے؟ وہ جن کا مذہب یہ ہے کہ وہ دجال نہیں ہے انہوں نے دلیل تمیم داری کی حدیث جو جسامہ کے قصہ کے بارے میں ہے کو بنایا ہے، اور یہ جائز ہے کہ ابن صیاد کی صفت دجال کی صفت کے موافق ہو جیسا کہ صحیح میں ثابت ہے کہ لوگوں میں سے دجال کے سب سے زیادہ مشابہ عبد العزیٰ بن قطن ہے، اور ابن جابر کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسم پر خاموش رہنا زیادہ نہیں ہے اس میں احتمال ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں توقف میں ہوں پھر آپ کے پاس اس بات کا ثبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ گیا ہو کہ دجال، ابن صیاد نہیں کوئی اور ہے جیسا کہ تمیم داری کا قصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے، اسی سے استدلال کیا اس نے جس نے اس بات کا یقین کر لیا کہ دجال ابن صیاد نہیں ہے کوئی اور ہے، اس حدیث کا طریق صحیح سے بڑھ کر ہے اور ابن صیاد کی صفتیں دجال کی صفتوں کے موافق ہیں۔

☆ نووی نے کہا:

علماء نے کہا: ابن صیاد کا قصہ مشکل ہے، اس کا معاملہ مشتبہ ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ دجال دجالہ سے ہے، اور ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی طرف اس کے بارے میں وجہ نہیں کی گئی، مگر دجال کی صفات کے بارے میں وجہ کی گئی ہے، ابن صیاد کے بارے قرائن احتمال رکھتے تھے (کہ

وہی دجال ہے) یہ وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں کچھ بھی قطعیت سے نہ فرماتے تھے، بلکہ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: اس کے قتل میں تیرے لئے خیر نہیں ہے.....

ان کا یہ استدلال کہ وہی ابن صیاد مسلم تھا..... تا آخر، تو اس کے اس دعویٰ پر کوئی دلالت نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کی صفات کی اور اس کے آخری زمانے میں نکلنے کی خبر دی۔ ﴿اسے نووی سے ابن حجر نے فتح الباری ۱۳/۳۳۸، ۳۳۹ میں؛ نووی نے شرح مسلم میں ۲۶۳/۱۸ میں نقل کیا﴾

☆ حافظ ابن حجر نے ان اقوال کو اکٹھا کرتے ہوئے کہا:

تمیم کی حدیث جسکو مثال ہے اس میں اور ابن صیاد کے دجال ہونے میں جو چیز زیادہ جامع ہے وہ یہ ہے کہ دجال وہی ہے جسے تمیم داری نے دیکھا، اور ابن صیاد شیطان ہے جو دجال کی صورت میں ان دنوں ظاہر ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ اصفہان کی طرح چلا گیا پھر اپنے قرین کے ساتھ چھپ گیا حتیٰ کہ وہ دن آجائیں گے جن میں اس کا نکلنا اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا: ﴿فتح الباری ۱۳/۳۴۰﴾

☆ میں نے کہا:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے جنہوں نے ابن صیاد کو ہی دجال یقین کر لیا ان کے کلام کو تمیم داری کی حدیث پر اطلاع نہ پانے پر محمول کیا جائے گا، جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور اس کی علت بیان کی تو فرمایا: یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہوا خواب دیکھنے والے کی طرح ہو؛ جبکہ نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ اجتماع کیا اس سے سوال کئے، پھر وہ حیات طیبہ کے آخری ایام میں سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرہ میں زنجیروں کے ساتھ بندھا ہوا ایک بہت بوڑھا قیدی تھا، نبی کریم ﷺ کی خبر سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ وہ نکلیا نہیں؟ ﴿فتح الباری ۱۳/۳۳۸؛ عقد الدرر، سلمیٰ شافعی ۲۲۹﴾

اسی طرح کی گفتگو حافظ ابن کثیر نے کی ہے۔

﴿نہایۃ البدایۃ والنہایۃ، ابن کثیر ۱۰۲/۱، اس مسئلہ کی تفصیل عقد الدرر فی اخبار المحدثین، یوسف بن یحییٰ مقدسی سلمیٰ ص ۲۸۲، ۲۹۹ میں ملاحظہ فرمائیں!﴾

توجہ طلب

مترجم کہتا ہے کہ ابن صیاد میں دجال کی علامات کے سبب نبی کریم ﷺ کو کچھ پریشانی سی محسوس ہوئی، ورنہ آپ ﷺ یقیناً اس کے بارے جانتے تھے کہ وہ کون ہے اور اس کے باپ، قبیلہ اور علاقہ کا کیا نام ہے چونکہ اس کے نکلنے کا وقت زمانہ آخر ہے اس لئے صحابہ کرام کو تردد ہوا کہ یہ وہی ہے یا نہیں تو ابن حجر کی بات رہنمائی میں کافی ہے کہ وہ ابن صیاد شیطان تھا اور دجال جزیرہ میں تھا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دجال ہی آپ ﷺ کے پاس آیا ہو پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اس جزیرہ میں بند کر دیا ہو، پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قسم کھانا کوئی معمولی عمل نہیں ہے اس لئے اگر ہم یہ یقین کر لیں تو شک کی بات نہیں صحابہ اپنی رائے سے کچھ نہ کہا کرتے تھے ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ جب اس نے زمانہ آخری میں نکلنا ہے تو اس وقت اس کا وجود ناقابل تسلیم ہے، جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس پر قادر ہے کہ اس وقت اسے پیدا کر کے زمانہ آخری میں ظاہر فرمائے۔ نیز اس ساری گفتگو سے نفی علم غیب پر استدلال نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ احادیث سے ظاہر آپ ﷺ کے علم شریف پر بھی شواہد موجود ہیں، مؤلف نے مختلف اقوال کو نقل کیا ہے اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ اس سے مؤلف یا مترجم کوئی ایسی بات ثابت کرنا چاہتے ہیں جس سے کسی کو گستاخی کا موقع مل سکے اس لئے کوئی اپنی خباثت کو ظاہر کرنے کی ہرگز جرات نہ کرے۔ مترجم ﴿محمد یاسین قادری شطاری ضیائی﴾

دجال جزیرہ میں

ہمارے لئے احادیث کی کتب ایک عجیب مقابلہ کو روایت کرتی ہیں جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے درمیان جو سمندر میں راستہ بھول گئے اور دجال اور اس کی معاون جساسہ کے درمیان ہوا (اس کا نام جساسہ اس لئے ہے کہ یہ دجال کے لئے جوسوی کرتی تھی اور خبریں دجال کے پاس لاتی تھی، چاہئے یہ کہ ہم ان میں سے کسی ایک سے یہ واقعہ سماعت فرمائیں جن کو یہ آ منسا منسا ہوا اور وہ جلیل صحابی سیدنا تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ ہمارے لئے اس حادثہ کو بیان فرماتے ہیں:

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ آپ نے فرمایا:

میں مسجد کی طرف گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشتوں سے ملی ہوئی تھی، (یعنی مردوں کے بعد پہلی صف) تو جب رسول اللہ ﷺ نے نماز کو پورا فرمایا: آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور نہس رہے تھے، آپ نے فرمایا:

لِيلَزِمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: اتَّذَرُونَ لِمَا جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ: حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَأُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرَبَ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ، لَا يَدْرُونَ مَا قُبْلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ۔

فَقَالُوا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟

فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ

فَقَالُوا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟

قَالَتْ: أَيُّهَا الْقَوْمُ، انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ۔

قَالَ: لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَهُ۔

مَحَاوَرَةٌ مَعَ الدَّجَالِ:

قَالَ تَمِيمٌ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ۔

قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟

قَالَ: قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟

قَالُوا: نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكَبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا، ثُمَّ أَرْفَأَنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ۔

فَقَالَ: أَخْبِرُونِي نَحْلَ بَيْسَانَ؟

قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَانِهَا تَسْتَحِيرُ؟

قَالَ: أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَحْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ؟

قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ

قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمَرَ۔

قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بَحِيرَةِ الطَّبْرِیَّةِ -

قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ؟

قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟

قَالُوا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ۔

قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ -

قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُعَرَ۔

قَالُوا: عَنْ أَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ؟

قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ۔

قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا۔

قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟

قَالُوا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ بِبَنِي تَرْبِ (الْمَدِينَةِ)

قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟

قُلْنَا: لَهُ نَعَمْ -

قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟

فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ۔

قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَلِكَ؟

قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ۔

قَالَ: أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ۔

الدَّجَالُ يُفْصِحُ عَنْ شَخْصِيَّتِهِ

قَالَ تَمِيمٌ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، فَقَالَ لَنَا: إِنِّي أَخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ

فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَبِيبَةٍ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كَلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلَاتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا، وَإِنِّي عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا۔

ہر ایک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے، پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں،

فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں نہ ڈرانے کے لئے جمع کیا نہ رغبت دلانے کے لئے، لیکن تمہیں جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں داری ایک نصرانی

آدمی تھا، یہ آیا اس نے بیعت کی اور اسلام لے آیا اور مجھے ایک بات سنائی جو اس کے موافق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے سناتا تھا:

☆ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک سمندری کشتی میں سوار ہوئے تئیں آدمی اور آپ کے ساتھ تھے ان سے سمندری موجوں نے انہیں سمندر کے اندر ایک ماہ کھیل بنائے رکھا، پھر وہ ایک جزیرہ پر کنارے لگ گئے حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کا وقت تھا تو وہ چھوٹی کشتی ﴿اقرّب﴾ ایک چھوٹی کشتی ہے جو بڑے جہاز کے ساتھ ہوتی ہے، اسے جہاز کے سوار اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد کشتی کا پچھلا حصہ اور جواترے کے لئے اس کے قریب ہو ہے، (شرح مسلم ۲۹۵/۱۸) میں بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے تو انہیں ایک جانور گاڑے اور کثیر بالوں والا ملا کہ اس کی آگے اور پیچھے کی جگہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے نہ معلوم ہوتی تھی،

تو انہوں نے کہا: تیرا براہو تو کیا ہے؟

اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔

انہوں نے کہا: جساسہ کیا ہوتا ہے؟

اس نے کہا: اے لوگو! اس شخص کی طرف چلو جو کٹیا میں ہے کیونکہ وہ تمہاری خبر کی بڑی آرزوئیں رکھتا ہے۔

فرمایا: جب اس نے ہم میں سے کسی کا نام لیا تو ہم اس سے الگ ہو گئے کہ شاید شیطان ہو۔

دجال کے ساتھ مکالمہ:

تیمیم داری نے کہا: رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہم تیزی سے چلے حتیٰ کہ ہم کٹیا میں داخل ہوئے، تو اچانک اس میں ایک بہت بڑا انسان تھا ہم نے اس سے پہلے ایسی تخلیق والا کبھی نہیں دیکھا تھا، زبردست کس کے بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر زانوؤں کے درمیان ٹخنوں کی طرف لوہے کے ساتھ باندھ دئے گئے تھے۔

تو ہم نے کہا: تیرا براہو! تو کیا ہے؟

اس نے کہا: تم میری خبر پر قادر ہو گئے ہو مجھے یہ بتاؤ تم کون ہو؟

انہوں نے کہا: ہم عرب کے لوگ ہیں ہم ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے تو سمندر میں جب جوش آیا تو اس نے ہم سے اچانک ملاقات کی ایک ماہ

موجیں ہم سے کھیلتی رہیں پھر ہم تیرے اس جزیرہ پر کنارے آ گئے۔

تو اس نے کہا: مجھے نخل بیسان کی خبر دو؟ ﴿بیسان اردن اور فلسطین کے درمیان جگہ ہے، مراصد الاطلاع ۲۴/۱﴾

تو ہم نے کہا: اس کی کس بات کی تو خبر چاہتا ہے؟

اس نے کہا: میں اس کی کھجوروں کے بارے پوچھتا ہوں کہ پھل دیتی ہیں؟

ہم نے اسے کہا: ہاں

اس نے کہا: خبردار قریب ہے کہ وہ پھل نہ دیں گی۔

اس نے کہا: مجھے بحیرہ طبریہ کی خبر دو؟

ہم نے کہا: اس کی کونسی خبر تجھے دیں؟

اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟

انہوں نے کہا: اس میں بہت زیادہ پانی ہے۔

اس نے کہا: خبردار قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے۔

اس نے کہا: مجھے عین زغر کی متعلق خبر دو! ﴿یہ ایک شام کے بلند مقامات میں سے جگہ کا نام ہے، مراصد الاطلاع، ۲/۶۶۷﴾

انہوں نے کہا: اس کے کس حال کی خبر دیں؟

اس نے کہا: کیا اس چشمہ میں پانی ہے؟ اور کیا اس کے رہنے والے چشمہ کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟

ہم نے اس سے کہا: ہاں اس میں بہت زیادہ پانی ہے اور اسکے باسی اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

اس نے کہا: مجھے امیوں کے نبی کی خبر دو، اس نے کیا کیا؟

ہم نے کہا: اس کا ظہور مکہ سے ہوا اور وہ یثرب یعنی مدینہ میں قیام پذیر ہیں

اس نے کہا: کیا عرب آپ سے جھگڑتے ہیں؟

ہم نے کہا: ہاں جھگڑتے ہیں۔

اس نے کہا: آپ نے ان سے کیا سلوک کیا؟ تو ہم نے اسے خبر دی کہ آپ جو اپنے قریب والے عربیوں پر غالب آ گئے، تو انہوں نے آپ کی

اطاعت قبول کر لی۔

وہ بولا: اس طرح ہو چکا؟

ہم نے کہا: ہاں

وہ بولا: خبردار بے شک ان کے لئے یہ بہتر ہے کہ آپ کی اطاعت کریں۔

دجال اپنی شخصیت خود واضح کرتا ہے

تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

تو اس نے ہمیں کہا: میں تمہیں اپنے بارے میں خبر دیتا ہوں بلا شک میں مسیح ہوں، قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے تو میں نکلوں گا اور زمیں میں پھروں گا تو کوئی جگہ نہیں چھوڑوں گا جہاں میں نہ جاؤں سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں یہ سب چالیس دنوں میں ہوگا، مکہ اور مدینہ میں سے کسی میں جب بھی میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا مجھے ایک فرشتہ سامنے سے ملے گا جس کے ہاتھ میں تلوار سونتی ہوگی وہ مجھے روکے گا مدینہ میں داخل ہونے سے اور بے شک مدینہ کے ہر راہ پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

﴿مسلم، کتاب الفتن، ۱۱۹، ۲۹۴، الفاظ اسی کے ہیں؛ ابوداؤد، کتاب الملاحم ۳۲۶؛ ترمذی ۲۵۳؛ ابن ماجہ، کتاب الفتن، ۴۷۴؛

مسند احمد والفتح الربانی ۲۴/۷۰، ۷۱؛ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن ۵۲۰؛ صحیح ابن حبان، الاحسان ۸/۲۷۷﴾

دجال کہاں سے نکلے گا؟

بیشک دجال کے نکلنے اور اس کی جگہ سے متعلق حدیث اس غیب کے قبیل سے ہے جسے اللہ عز وجل کے سوا کوئی نہیں جانتا یا نبی کریم ﷺ کی وحی کے ساتھ، اور نبی کریم ﷺ نے اس دروازے کو بند نہیں چھوڑا کہ اس کے پیچھے کیا ہے معلوم ہی نہ ہو اور نہ اسے دونوں دروں پر کھلا چھوڑا ہے کہ ہر انسان جانے، ہاں آپ نے اس طرف کچھ اشارہ فرمادیا تا کہ جہالت اٹھ جائے اور کچھ پوشیدگی بھی باقی رہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث دجال کے مشرق سے نکلنے کے بارے روایت کی جاتی ہے، اس کا نکلنا اس وقت ہوگا جب لوگوں میں ناچاکی اور اختلاف ظاہر ہو چکا ہوگا:

میں تم سے بیان کرتا ہوں سچے تصدیق کئے گئے اللہ کے رسول ﷺ سے کہ:

إِنَّ الْأَعْوَرَ الدَّجَالَ مَسِيحُ الضَّلَالَةِ يَخْرُجُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فِي زَمَنِ اخْتِلَافِ النَّاسِ وَفِرْقَةٍ فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْلُغَ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مَقْدَارُهَا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مَقْدَارُهَا (مَرَّتَيْنِ) وَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيُؤَمِّمُهُمْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَتَلَ اللَّهُ الدَّجَالَ وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِينَ۔

بیشک کا نادر دجال گمراہی کا مسیح مشرق کی طرف سے لوگوں میں اختلاف اور فرقہ بازی کے وقت نکلے گا، تو وہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا زمین میں وہاں چالیس دنوں میں پہنچے گا ان کی مقدار اللہ جانتا ہے ان کی مقدار اللہ جانتا ہے (دوبار) اور عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے تو جب آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو کہیں گے: سمع اللہ من حمدہ: اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کر دے گا اور مؤمنوں کو غلبہ دے گا۔

☆ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الدَّجَالَ لَيَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خَرَّاسَانٌ يَتَّبِعُهُ أَفْوَاجٌ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ۔

بیشک دجال مشرق میں ایک زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے اس کے پیچھے ایسی فوجیں ہوں گی جن کے چہرے کوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

﴿ابن ماجہ، کتاب الفتن ۲۰۷۷ نمبر پر روایت کیا؛ ترمذی ۲۲۳۷؛ احمد نے ۷/۱؛ حاکم نے مستدرک میں ۴/۵۲۷؛ اسے صحیح کہا اور اسکا اقرار ذہبی نے کیا قرطبی نے تذکرہ میں ۲/۷۷۷؛ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ۳۷۹۹، ۳۷۵۰۰ نمبر پر ابو بکر صدیق سے موقوف اور مروا روایت کی﴾

دجال کب نکلے گا؟

دجال کے نکلنے کا وقت اس کے نکلنے کی جگہ کی پہچان سے زیادہ برکت والا نہیں بلکہ بہت زیادہ اس میں پوشیدگی ہے۔

☆ راشد ابن سعد سے روایت ہے آپ نے فرمایا:

لَمَّا فُتِحَتْ أَصْطَحْرُ إِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ، قَالَ: فَلَقِيَهُمُ الصَّعْبُ بْنُ حَنَامَةَ فَقَالَ: لَوْلَا مَا تَقُولُونَ لَأَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

لَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ حَتَّى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهِ وَحَتَّى تَتْرَكَ الْأَئِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ۔

﴿مسند احمد ۴/۷۲؛ الجمع بیہمی ۷/۳۳۸؛ اور فرمایا: اسے عبد اللہ بن احمد نے بقیہ کی روایت سے صفوان سے روایت کی اور یہ صحیح ہے، جیسا کہ ابن معین نے کہا، اس کے باقی راوی ثقہ ہیں﴾

جب اصطر (ایک علاقہ کا نام) فتح ہوا تو اچانک ایک منادی ندا دے رہا تھا: خبردار! بیشک دجال نکل چکا، فرمایا: تو انہیں صعب بن حنّامہ ملا تو اس نے کہا: اگر وہ بات نہ ہوتی جو تم کہتے ہو تو میں تمہیں خبر دیتا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:

دجال نہیں نکلے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا ذکر بھول جائیں گے، یہاں تک امام حضرات منبروں پر اس کا ذکر چھوڑ دیں گے۔

دجال کے خروج کی وجہ

مجھے اس باری یہ ہی کافی ہے کہ تو اتنا جان لے دجال کا نکلنا قیامت کے قرب کے ساتھ ملا ہوا ہے، اس کے نکلنے کا سبب وارد ہوگا کہ نبی کریم

ﷺ نے خبر دی جو اس کا نکلنے کا سبب ہے اور وہ خبر حدیث حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے:

إِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ غَضَبَةٍ يَغْضِبُهَا۔

بلاشبک دجال ایسے غضب و غصہ سے نکلے گا جو صرف وہی کرے گا۔ ﴿یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور یہ حدیث تفصیل سے گزر چکی ہے﴾

دجال سے فرار

دجال ایسے ایسے شعبدوں اور حیلوں کے کرنے کی قوت رکھے گا جس سے وہ لوگوں کی عقل اور ان کا دین چھین لے گا، اس لئے کہ لوگ مختلف فرقوں میں بٹ چکے ہوں گے، جو اس پر وہ متوجہ ہوگا وہ اس پر تعجب کرے گا جو وہ کرے گا اور اس سے ڈر کر بھاگے گا۔

☆ سیدنا جابر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

مجھ سے ام شریک نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے تھے:

لَيَفِرَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجَبَالِ۔

قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟

قَالَ: هُمْ قَلِيلٌ۔ ﴿مسلم، کتاب الفتن ۱۲۴، ۲۹۴۴؛ ترمذی کتاب المناقب ۳۹۳۰؛ مسند احمد ۶/۴۶۲؛ ابن حبان الاحسان ۶۷۵۹﴾

یقیناً لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔

ام شریک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ اسے ابھارتے تھے جو مسلمان دجال کے بارے میں سنے کہ وہ اس سے بچے تاکہ اس کے شبہوں سے دور ہو ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کے دل میں یقین ہو، مگر اس کے دین میں کمزوری ہو، تو اسے اس کا سامنا کرنا پڑے تو وہ نہ ٹھہرے اس کی اتباع کرنے سے کیونکہ اس کے ساتھ شبہات ہوں گے۔

☆ عمران بن حصین سے روایت ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَمِعَ بِالْدَّجَالِ فَلْيَنَاعَهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ وَفِي رِوَايَةٍ؛

فَيُحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ لِمَا بُعِثَ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

﴿کتاب الملاحم میں ابوداؤد کے نزدیک صحیح ہے ۴۳۱۹؛ احمد ۴/۴۳۱؛ مستدرک حاکم، کتاب الملاحم ۵۳/۵۳؛ ابونعیم، اخبار اصفہان ۱/۱۱۹﴾

جو کوئی دجال کی خبر سنے تو اسے اس سے دور ہونا چاہئے کہ اللہ کی قسم بیشک وہ کسی آدمی کے پاس آئے گا اور وہ اسے مؤمن سمجھتا ہوگا تو اس کی اتباع

کرے گا، اسکی وجہ یہ ہے کہ اسے کچھ شبہات کے ساتھ بھیجا جائے گا: ایک روایت میں ہے: وہ سمجھے گا کہ وہ سچا ہے اس کی وجہ اس کے ساتھ شبہات ہونگے۔

جو کچھ ذکر کیا گیا اس کی نادر بات یہ ہے کہ ایک جماعت نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دجال کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا: ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ

نکلے تو ہم اسے پتھروں سے ماریں، تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہ کہہ رہے ہو، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر تم اسے بابل میں

سنو تو تم میں سے کوئی ایک اس کے پاس آئے اور حال یہ ہوگا کہ وہ اس کے سامنے تیز چلنے کی وجہ سے پاؤں گھس جانے کی شکایت کرتا ہوگا۔

﴿ابن ابی شیبہ نے اسے مصنف میں روایت کیا نمبر ۳۷۵۱ پر﴾

فِتْنَةُ عُظْمَى

بلاشک دجال کا فتنہ بے قید تمام فتنوں سے عظیم تر ہے، کیونکہ اس کے ساتھ بہت سارے وہ شہادت ہیں جن سے وہ بندوں کو گمراہ کرے گا یہ ہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے فتنہ سے ڈرایا کرتے تھے:

☆ عمران بن حصین سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ۔

﴿مسلم نے کتاب الفتن میں روایت کی ۱۲۶/۱۲۶؛ احمد نے ۱۹/۱۹؛ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن ب/۲، ذکر الدجال ۳۷۱/۳۷۱؛ حاکم ۴/۵۲۸؛ طبقات ابن ابی سعد ۲۸۳۸﴾

وَفِي لَفْظٍ.....فِتْنَةُ أَعْظَمُ مِنَ الدَّجَالِ۔ ﴿احمد نے اپنی مسند میں ۱۹/۱۹ روایت کیا﴾

تخلیق آدم سے تا قیام قیامت دجال سے بڑی مخلوق کوئی نہیں ایک روایت کے لفظیوں ہیں.....کوئی فتنہ دجال سے بڑا نہیں۔

☆ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

دجال کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ نے ہمیں فرمایا:

لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ أَخَوْفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَلَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا، وَمَا صُنِعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا صَغِيرَةً

وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا فِتْنَةُ الدَّجَالِ۔ ﴿مسند احمد ۵/۳۸۹؛ صحیح ابن حبان، الاحسان ۸/۲۸؛ اس کی اسناد صحیح ہے، ابن ابی شیبہ ۳۷۰/۳۷۰ نے حذیفہ سے موقوف روایت کیا ہے﴾

تم میں سے بعض کا فتنہ یقیناً دجال کے فتنہ سے زیادہ خوفناک ہے، کوئی شخص ہرگز نجات نہ پائے گا اس سے جو اس فتنہ سے پہلے ہے مگر وہ اس سے نجات پائیگا اور کوئی فتنہ چھوٹا اور بڑا پیدا نہیں کیا گیا جب سے دنیا بنائی گئی سوائے فتنہ دجال کے۔

انبیاء دجال سے ڈراتے رہے

چونکہ دجال کا بہت بڑا اثر تھا لوگوں کو گمراہ کرنے اور ان پر شبہ ڈالنے میں اسلئے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے مسلسل اس سے لوگوں کو ڈرایا حتیٰ کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا۔

یہ بات سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرماتے تھے:

مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابِ إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنْ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ۔

کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے بہت زیادہ جھوٹے سے ڈرایا، خبردار! بیشک وہ کانہ ہے اور بلاشک تمہارا رب کانہ نہیں

ہے، بیشک اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ ﴿متفق علیہ: بخاری نے ۷۱۳۱؛ مسلم نے ۲۹۳۳/۱۰۱ روایت کی﴾

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی ثنا ایسی کی جیسا کہ اس کی شایان شان ہے پھر آپ نے دجال کا ذکر

کیا، تو فرمایا:

إِنِّي لَأُنذِرُكُمْوَهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أُنذِرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أُنذِرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ

اللَّهُ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ﴿متفق عليه: بخاری کتاب الجہاسد ۳۰۵۷؛ مسلم کتاب الفتن ب/۱۹، ۱۶۵؛ ابن حبان، الإحسان ۸/۲۷۳﴾

بیشک میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، ہر نبی اپنی قوم کو اس سے ڈراتا رہا ہے یقیناً نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا، لیکن میں تمہیں اس کے بارے ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی تم جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

دجال کے پچھلگ

دجال کے پیچھے لگنے والے کمزور ایمان لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت ہوگی ان کی آنکھیں جو کچھ وہ دیکھیں اور مشاہدہ کریں گے اس کی وجہ سے حیران ہوں گی، نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ دجال کے پیچھے لگنے والے ہر طرح کے شر والے ہر فتنہ کے پیچھے چل پڑنے والے اکثر یہودی ہوں گے اور عورتیں ہوں گی کیوں کہ ان کی طبیعتوں میں کمزوری اور شہوتوں کی محبت ہوتی ہے، اور منافق مرد اور عورتیں ہوں گے جو اس وقت اس کی طرف نکلیں گے جب وہ مدینہ میں وارد ہوگا (اس کا مدینہ منورہ میں داخلہ منع ہے اس پر اسے قدرت ہی نہیں اس لئے اس ورود سے مراد اس کا مدینہ شریف کے نزدیک سے گزرنا ہے، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

یہودی:

﴿سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مِنْ يَهُودٍ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّبِيبَةُ۔

﴿صحیح مسلم ۲۹۴۴؛ ابن حبان، الإحسان ۸/۲۸۲؛ ابن عساکر، مختصر تاریخ ۲/۱۰۰؛ مسند ابو یعلیٰ الموصلی ۶/۳۶۳۹، ۳۲۹۲﴾

اصفہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار دجال کی اتباع کریں گے، ان کے اوپر ایک خاص قسم کی چادریں ہوں گی جن کو طیلسہ کہا جاتا ہے۔

﴿سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَهْبِطُ الدَّجَالُ مِنْ كَوْزٍ وَكَرْمَانَ مَعَهُ ثَمَانُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّبِيبَةُ وَيَتَنَعَّلُونَ الشَّعْرَ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ مَجَانٌ مُطْرَقَةٌ۔

﴿احمد نے اس روایت کیا، الفتح الربانی ۲۴/۷۳؛ مسند ابو یعلیٰ موصلی، البراء، اس کے رجال ثقہ ہیں مجمع الزوائد ۷/۳۵۰؛ مصنف ابن ابی شیبہ موقوفاً، ۳۷۵۰﴾

دجال کوز (ایک بہت بڑی بستی جو تہریز کے نواح میں ہے اس کے اور ارمیہ کے درمیان بحیرہ ارمیہ ہے) اور کرممان (ایک مشہور ریاست ہے شہروں والی آبادی والی ہے فارس، سکران اور بختان کے درمیان وسیع آبادیاں ہیں اور یہ علاقہ بہت زیادہ کھجوروں اور کھیتوں والا ہے، مراصد الاطلاع ۳/۱۱۶۰) کے درمیان سے اترے گا اس کے ساتھ اسی ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر طیلسی چادریں ہوں گی، اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے، ان کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

﴿سیدنا ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

أَكْثَرُ أَتْبَاعِ الدَّجَالِ الْيَهُودُ وَأَوْلَادُ الْمُؤَمِّسَاتِ۔

﴿احمد نے اسے روایت کیا، جیسا کہ فتح ربانی ۲۴/۷۳ میں ہے؛ انہوں نے اسے طبرانی اوسط کی طرف منسوب کیا اور کہا اس کی اسناد صحیح ہے﴾

دجال کے اکثر پیروکار یہودی اور بدکار عورتوں کی اولاد ہوگی۔

﴿اور عورتوں

کے بارے میں سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَنْزِلُ الدَّجَالُ فِي هَذِهِ السَّبْحَةِ بِمَرْقَنَةٍ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ حَتَّىٰ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلَى حَمِيمِهِ وَإِلَى أُمِّهِ وَأَبْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَ عَمَّتِهِ فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّطُ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُونَ وَيَقْتُلُونَ شِيعَتَهُ.....

﴿مصنف ابن ابی شیبہ ۳۷۵۲؛ درمنثور ۵/۶۶۳ میں سیوطی نے اسے ذکر کیا﴾

دجال اس نمکین دلدلی زمین میں وحشی گائیوں کے گزرگاہ سے گزرے گا اس کے ساتھ نکلنے والوں کے اکثریت عورتیں ہوں گی حتیٰ کہ مرد اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی پھوپھی کی طرف لوٹ کر آئے گا تاکہ انہیں رسی کے ساتھ اس ڈر سے باندھ دے کہ یہ نکل کر دجال کی طرف (نہ) جائیں، پھر اللہ تعالیٰ اس پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا تو وہ (اسے) اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے۔

❁ منافقوں کے بارے میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: نِعَمَ الْأَرْضُ الْمَدِينَةُ إِذَا خَرَجَ الدَّجَالُ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ رُجِحَتِ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ لَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ وَأَكْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ وَذَلِكَ يَوْمَ التَّخْلِصِ وَذَلِكَ يَوْمَ تَنْفَى الْمَدِينَةُ الْخُبْتُ كَمَا يَنْفَى الْكَبِيرُ خُبْتُ الْحَدِيدِيكُونُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سَاجٌ وَسَيْفٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین زمین مدینہ ہے جب دجال نکلے گا مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ ہوگا دجال اس میں داخل نہ ہوگا، تو جب ایسا ہوگا تو مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ آئے گا کوئی منافق مرد اور عورت باقی نہ رہیں گے مگر اس کی طرف نکل آئیں گے، جو اس کے پاس نکل کر آئیں گے، ان میں سے اکثر عورتیں ہوں گی، یہ چھٹکارے کا دن ہوگا، یہ ہی وہ دن ہوگا جس دن مدینہ اپنے حبث کو ایسے نکال باہر پھینکے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو اتار پھینکتی ہے، اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے ان میں سے ہر شخص پر ایک چادر لحاف کی قسم کی اور ایک تلوار ہوگی۔

﴿مسند احمد ۲/۶۷؛ طبرانی ۱۲/۳۰۷؛ بیہقی نے مجمع میں ذکر کیا، اور فرمایا: اس کی رجال صحیح کے رجال ہیں؛ ابن کثیر نے نہایہ

میں اسی طرح ذکر کیا اور کہا: اس میں احمد مفرد ہے اس کی اسناد جید ہے؛ الفتح الربانی ۴/۷۳﴾

احادیث میں مذکور ہے کہ اس وقت کچھ لوگ ہوں گے جو دجال کے ساتھ شخصی منفعت کے لئے چلیں گے جیسا کہ بعض لوگ سرکش اور فسادی لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جن سب کو عذاب پہنچے گا ابن ابی شیبہ نے المصنف میں عبید بن عمیر سے مرفوعاً روایت کی فرمایا:

لِيُصْحَبَنَّ الدَّجَالُ قَوْمٌ يَقُولُونَ إِنَّا لَنُصَحِّبُهُ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّهُ كَذَّابٌ وَلَنَا إِنَّمَا نَصَحْبُهُ لَنَأْكُلَ مِنَ الطَّعَامِ وَنَرْغَى مِنَ الشَّجَرِ فَإِذَا نَزَلَ غَضَبَ اللَّهُ نَزَلَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ۔

ایک قوم دجال کی ساتھی ہوگی وہ کہیں گے، بیشک ہم اس کے ساتھ ہیں اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے لیکن ہم اس کے ساتھی صرف اس لئے ہیں تاکہ کھانا کھائیں اور درختوں سے چریں، تو جو نبی اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا ان سب پر نازل ہوگا۔



پہلا دروازہ

جسے دجال کھٹکھٹائے گا

✽ سیدنا ابوصادق علیہ السلام سے روایت ہے، فرمایا:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

بیشک میں جانتا ہوں کہ وہ کونسے گھروالے ہیں جن کا دروازہ دجال سب سے پہلے کھٹکھٹائے گا تم اہل کوفہ ہو۔

✽ مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۵: طبرانی جیسا کہ مجمع الزوائد ۷/۳۵۴ میں ہے؛ اس کے رجال ثقہ ہیں اس

میں انقطاع ہے، بیشک آپ نے یہ بات اس لئے کہی کہ ان کوفتوں اور حادثات کے معلوم کرنے میں بہت زیادہ محبت تھی ✽

گویا تو نے دجال کو دیکھا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث میں دجال کی صفیتیں بیان کرنے کا اہتمام فرمایا حتیٰ کہ مسلمان اس سے ڈرتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ پر اس سلسلہ میں تاکید اور بیان میں بہت زیادہ کثرت فرمائی گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہو اسے لوگ بغیر خفاء کے جانیں گے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علامات بیان کر دیں۔

بِأَنَّهُ قِطَطٌ (كَثِيرُ جَعُودَةِ الشَّعْرِ) كَثِيرُ الشَّعْرِ كَأَنَّ رَأْسَهُ غُصْنَةُ شَجَرَةٍ أَقْمَرُ أَهْجَانَ (أَي شَدِيدُ الْبَيَاضِ) أَعُورٌ، مَطْمُوسُ الْعَيْنِ كَأَنَّهَا عِنَبٌ طَافِيَةٌ وَعَيْنُهُ كَزُجَاجَةٍ خَضْرَاءَ، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، عَرِيضُ الْمَنْخَرِ، جَسِيمٌ (كَبِيرُ الْجِسْمِ) قَصِيرٌ، أَحْمَرُ، أَفْحَجُ (مُتَبَاعِدٌ بَيْنَ رِجْلَيْهِ) يَهُودِيٌّ عَقِيمٌ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ، وَقَدْ جَاءَتْ هَذِهِ الصِّفَاتُ كُلُّهَا فِي أَحَادِيثٍ صَحِيحَةٍ يَطُولُ ذِكْرُهَا غَيْرَ أَنِّي أَقْتَصِرُ عَلَى ذِكْرِ أَجْمَعِهَا وَأَشْمَلِهَا:

کہ وہ سخت گھنگریالے، چھوٹے اور بہت زیادہ بالوں والا ہوگا، اس کا سر درخت کی ٹہنی کی طرح ہوگا، سخت سفید رنگ، کانامٹی ہوئی آنکھ والا، گویا کہ وہ پھسسا ہوا انگور کا دانہ ہے، اور اس کی (جو درست آنکھ ہوگی) وہ سبز رنگ کے پیشے کی طرح ہوگی، بال اڑ جانے کی وجہ سے چوڑے ماتھے، چوڑے نتھنوں، بڑے جسم، چھوٹے قد، سرخ رنگ، دونوں پاؤں کے درمیان دوری والا، یہودی، بانجھ اس کی اولاد نہ ہوگی، ان تمام صفات کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے ان کا ذکر لمبا ہوتا تھا، مگر میں ان میں سے جو جامع اور زیادہ اس کی صفات پر مشتمل تھی، اس پر اقتصار کرتا ہوں۔

✽ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعُورٌ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِقَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنَّ أَلْبَسَ عَلَيْكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعُورٍ۔

✽ کتاب الملاحم، ابوداؤد ۴۳۲؛ مسند احمد ۵/۳۲۲؛ ابوبکر آجری، کتاب الشریعہ میں ص ۳۷۵؛ ابن ابی عاصم، السنۃ میں ۱/۱۸۶؛ البانی نے کہا اس کی سند جید ہے ✽

میں نے بیشک دجال کے بارے تم سے بیان کیا ہے حتیٰ کہ میں ڈرا کہ تم نہ سمجھو گے بیشک دجال کوتاہ قد، بہت زیادہ گھنگریالے بالوں والا، کانامٹی

ہوئی آنکھ والا بے نشان، نہ بھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی، تو اگر وہ تم پر مشتبہ ہو تو بلا شک تمہارا رب کانامٹی نہیں ہے،

✽ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

✽ حدیث شریف میں ناسئۃ لفظ ہے، اس کا معنی ترجمہ میں ہو گیا مزید تحقیق یہ ہے کہ خطابی نے کہا: ناسئۃ وہ چیز ہے جو دھنس جائے اور اس کی جگہ گہری، پتھر کی طرح باقی رہ جائے، مطلب یہ ہوا کہ اس کی آنکھ اپنی جگہ کو روکنے والی اور مٹی ہوئی ہے نہ ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی، یعنی اس کی آنکھ کی جگہ تو ہوگی، وہاں اس کا نشان بھی ہوگا جیسا کہ آنکھ ضائع ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے (معالم السنن ۴/۳۴۶)

اس روایت میں ہے: پھر میں نے توجہ شروع کی تو وہ جسیم آدمی، سرخ رنگ گنگر یا لے بالوں والا کافی آنکھ والا جیسے کہ اس کی آنکھ انکور کا پھوٹا ہوا دانہ ہو۔ ﴿بخاری شریف، کتاب الفتن ب/۲۶، ۷۱۸: الانبیاء، ۳۴۴؛ مسلم، کتاب الایمان ب/۵، ۷۵، ۷۷/۱۷۱﴾

✽ سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے روایت میں ہے:

أَمَّا مَسِيحُ الضَّلَالَةِ فَإِنَّهُ أَعْوَرَ الْعَيْنِ أَجْلَى الْجَبْهَةِ عَرِيضُ الْمَنْحَرِ فِيهِ انْدِفَاءٌ مِثْلُ قُطْنِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى

﴿مسند احمد ۲/۲۹۱؛ طیبی، ۲۵۳۲؛ بیہقی نے مجمع ۷/۳۴۹ میں کہا: اسے احمد نے روایت کیا اور اس میں ایک راوی مسعودی ہے اسے غلط ملط ہو گیا تھا، میں کہتا ہوں: اس کے شواہد فلتان بن

عاصم کی حدیث سے ہیں اس کی روایت مسند ابن ابی شیبہ میں ۳۷۸/۲ ہے؛ طبرانی ۱۸/۳۳۵؛ بیہقی نے اسے مجمع میں ۷/۳۵۱: ازکی طرف منسوب کیا اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں﴾

البتہ گمراہی کا مسیح کافی آنکھ والا، بال جھڑ جانے کی وجہ سے چوڑے ماتھے والا، چوڑے سینے والا، اس میں قطن بن عبد العزی کی طرح میلان ہے۔

✽ سیدنا ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے:

اس کی دونوں آنکھیں ایسے ہوں گی جیسے سبز رنگ کا شیشہ ہو.....

﴿احمد نے اسے ۵/۱۲۴، ۱۲۳ میں روایت کیا؛ ابن حبان، الاحسان ۷۷۵؛ ابونعیم، اخبار اصفہان ۱/۲۹۵؛ حلیۃ الاولیاء ۴/۳۶۳؛ اس کی سند صحیح ہے اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے﴾

✽ سیدنا ابن عباس ؓ سے روایت ہے:

الدَّجَالُ أَعْوَرَ جَعْدٌ هِجَانٌ أَقْمَرُ كَأَنَّ رَأْسَهُ غُصْنَةُ شَجَرَةٍ

دجال کا نا، گنگر یا لے بالوں والا، سخت سفید رنگ، اس کا سر درخت کی ٹہنی کی طرح ہے۔ ﴿مسند احمد ۱/۲۴۰، ۳۱۳؛ ابن حبان، الاحسان ۷۷۵﴾

اس کے ماتھے پر کیا لکھا ہے؟

اللہ تعالیٰ ﷻ نے دجال کو کئی نشانیوں سے خاص کر دیا جس سے وہ پہچانا جائے گا، خصوصاً اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والوں کی طرف سے، اور

نبی کریم ﷺ نے اسے کئی حدیثوں میں بیان فرمایا، کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے، کافر، اسے سوائے اس کے کوئی نہیں پڑھ سکے گا جو اللہ

سبحانہ و تعالیٰ پر خلوص سے ایمان رکھتا ہوگا اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوگا، اس بارے میں بہت ساری احادیث ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

✽ جو سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا بَعَثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ.

کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے بہت زیادہ جھوٹے سے ڈرایا، خبردار! بیشک وہ کانہ ہے اور بلا شک تمہارا رب کانہ نہیں

ہے، بیشک اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ ﴿متفق علیہ: بخاری نے ۷۱۳؛ مسلم نے ۱۰۱/۲۹۳۳؛ احمد ۳/۱۰۳؛ ترمذی، کتاب الفتن ۲۲۲۵﴾

✽ عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہیں نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی نے خبر دی:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَدِّثُهُمْ فِتْنَةُ الدَّجَالِ؛ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ لَحْتَى يَمُوتَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ

بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ.

کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن لوگوں کو اس حال میں فرمایا کہ آپ انہیں دجال کے فتنہ سے ڈرا رہے تھے؛ تم جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی ایک

اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا حتیٰ کہ مرجائے اور بلا شک اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے کافر اسے وہی پڑھے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوگا۔
 ﴿اسے احمد نے روایت کیا لفظ اسی کے ہیں ۴۳۳/۵؛ مسلم ۱۶۹، ۲۹۳۱؛ ترمذی کتاب الفتن ۲۲۳۵﴾

حقیقت اور مجاز میں نشان

جو علماء گزشتہ احادیث کی تشریح کے درپے ہوئے انہوں نے اختلاف کیا یہ مذکورہ گفتگو حقیقت ہے یا مجاز یا اس کے حال کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے، اور وہ یہ کہ جو بھی اس کی طرح رب ہونے یا الہ ہونے کا دعویٰ کرے گا جبکہ اس کے نزدیک یہ سب کچھ معروف و مشہور ہوگا تو وہ کافر ہے، صحیح بات وہ ہے جس پر علماء ہیں کہ (اس کے ماتھے پر کافر لکھا ہونا) حقیقت ہے۔ اور اس میں امام نووی فرماتے ہیں: صحیح وہ جس پر محقق حضرات ہیں کہ یہ لکھا ہونا اپنے ظاہر پر ہے اور وہ حقیقۃً کتابت ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے تمام کفر، جھوٹ اور باطل ہونے کی قطعی علامات میں سے نشانی و علامت بنایا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہر مسلمان کا تب و غیر کا تب کے لئے ظاہر فرمائے گا اور جس کی شقاوت و فتنہ کا ارادہ فرمائے گا اس سے پوشیدہ رکھے گا، یہ کوئی محال نہیں ہے، قاضی نے اس میں اختلاف ذکر کیا، کوئی وہ ہے جو کہتا ہے کہ یہ لکھائی حقیقتاً ہوگی جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا، کوئی وہ ہے جو کہتا ہے یہ مجاز ہے اور اس کے خروج کی نشانیوں کی طرف اشارہ ہے اور دلیل کے طور پر آپ ﷺ کا یہ قول پیش کرتے ہیں: يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرُ كَاتِبٍ کہ ہر مؤمن کا تب و غیر کا تب اسے پڑھے گا اور یہ کمزور مذہب ہے۔ ﴿شرح مسلم، نووی ۱۸/۲۷۵، ۲۷۶؛ ابن حجر نے الفتح الربانی میں اسے نقل کیا ہے ۱۰۷/۱۳﴾

انیڑھ لفظ (کافر) پڑھے گا؟

ہمیں نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ ہر مومن اس لفظ کو پڑھے گا جسے اللہ تعالیٰ عز و جل نے اس دجال کے چہرے پر لکھ دیا، بعض حضرات ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ انیڑھ اور جاہل اس لفظ کی کیسے تمیز کرے گا جبکہ وہ پڑھنا یا لکھنا جانتا ہی نہیں؟
 اس کا جواب ہمیں امام قاضی ابوبکر بن العربی دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا ارشاد (ہر مؤمن کا تب و غیر کا تب اسے پڑھے گا) حقیقت میں خبر ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لئے سمجھ اور شعور کو اس کی آنکھ میں پیدا کر دے گا جیسے چاہے گا اور جب چاہے گا تو مؤمن اسے بصارت نہ ہوتے ہوئے بھی دیکھے گا اگرچہ وہ لکھنا نہ جانتا ہو، کافر اسے نہیں دیکھے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مؤمن کے لئے دلیلیں پیدا کر دے گا اس کی بصیرت کی آنکھ میں اور کافر نہ دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ مؤمن کے لئے ادراک پیدا کرے گا سیکھنا نہیں کیونکہ یہ اس وقت عادات کے خلاف امور ظاہر ہونگے.....
 ﴿ابن حجر نے اسے الفتح الباری ۱۳/۱۰۷ میں نقل کیا﴾
 اللہ عز و جل کی حکمت کا یہ فیصلہ ہوا کہ وہ اپنے بندوں کو اس دجال کے ذریعے آزمائے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسے وسائل و اسلحہ کی قدرت دے جس سے وہ لوگوں کو گمراہ کرے اور ان کو دھوکہ دے تاکہ وہ مؤمنوں کا ایمان زیادہ ہو اور منافق و کافر ہلاک ہو جائیں۔

فتنۃ: یہ ہیں (۱) کہ وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا۔

(۲) وہ ایک شخص کے بارے حکم دے گا تو اسے کاٹ کر دو کر دیا جائے گا پھر وہ اسے پکارے گا تو وہ تلبیہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوگا۔

(۳) اس کے ساتھ روٹیوں اور کھانے کے پہاڑ ہوں گے۔

(۴) دو نہریں ہونگی ایک پانی کی اور دوسری میں آگ شعلہ زن ہوگی۔

(۵) زمین کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے۔

(۶) ایک قوم کے پاس سے گزرے گا جو اس پر ایمان نہ لائیں گے تو یہ ان کی کھیت اور مویشی ہلاک کر دے گا وغیرہ جو کچھ صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے جس میں سے کچھ میں ذکر کروں گا۔

✽ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَأَنَّا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنُ مَاءً أَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنُ نَارًا تَأْجَجُ فِيمَا أُذْرَكَنَّ أَحَدُ فَلَيَاتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلَيُعْمِضُ ثُمَّ لَيَطْأُ طَيْءُ رَأْسِهِ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ بَارِدٌ.....
 کیا؛ مسند احمد ۵/۳۸۶، ۴۰۵؛ ابن حبان، الاحسان ۸/۲۸۲، ۶۷۱؛ ۱ لمصنف، ابن ابی شیبہ ۲/۳۷۷؛ بغوی شرح السنہ میں ۴۳۳۹

میں جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ دو نہریں جاری ہوں گی: ایک ان میں سے آنکھوں کے دیکھنے میں سفید پانی ہوگا اور دوسری جسے آنکھ بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح دیکھے گی، تو اگر کوئی اسے پائے تو اسے چاہئے کہ وہ آئے اس نہر کے پاس جسے وہ آگ دیکھتا ہے اور وہ اس میں چھپ جائے پھر وہ اپنا سر جھکائے گا تو وہ اس سے پئے گا اور وہ ٹھنڈا ہوگا.....

✽ سیدنا جنادہ بن امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے وہ کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:

میں رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے:

وَأَنَّهُ يُمَطِّرُ وَلَا يَنْبُتُ شَجَرٌ وَأَنَّهُ يُسَلِّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ثُمَّ يُحْيِيهَا وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهَا وَإِنَّهُ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَنَهْرٌ وَمَاءٌ وَجَبَلٌ حُبْرٌ وَإِنَّ جَنَّتَهُ نَارٌ وَنَارُهُ جَنَّةٌ.....

✽ اسے احمد نے اپنی مسند ۵/۳۳۵ میں روایت کیا؛ بیہقی نے مجمع الزوائد ۷/۳۴۶ میں ذکر کیا اور فرمایا: اسے احمد نے روایت کیا اس کی رجال صحیح کے رجال ہیں میں کہتا ہوں اس کی اسناد صحیح ہے۔
 اور ایک یہ کہ وہ بارش برسائے گا اور درخت نہ اگے گا، اسے ایک جان پر مسلط کیا جائے گا تو اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا اس کے علاوہ کسی اور پر اسے مسلط نہ کیا جائے گا، اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا اور ایک آگ ہوگی، ایک نہر اور پانی ہوگا ایک روٹیوں کا پہاڑ ہوگا، اس کا باغ آگ اور اس کی آگ باغ ہوگا.....

✽ نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:-

وَأَنَّهُ يَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَيُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْبُتُ فَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَهُ حَوَاصِرُ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمَحِلِّينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمْرُ بِالْخَرَبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكَ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ حَزَلَتَيْنِ رَمِيَّةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ -

✽ مسلم نے اسے روایت کیا، ۱۱۰، ۲۱۳۷؛ ترمذی ۲۲۴۰؛ ابن ماجہ ۴۰۷؛ بغوی، شرح السنہ ۴۲۶، ۵۵۸۵

اور یہ کہ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو انہیں دعوت دیگا تو وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے، پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا، زمین کو حکم دے گا تو اگا گئے گی، پھر ان پر ان کے مویشی چلیں گے اپنے پیدائشی جسم سے زیادہ بڑے ہو کر، ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے ان کی کوئیں لمبی ہو جائیں گی پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا وہ اس کی دعوت کو رد کریں گے تو وہ ان سے ہٹ جائے گا پھر وہ صبح کے وقت قُط زہ ہوں گے ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں سے کچھ بھی نہ ہوگا اور وہ ویرانے کے پاس سے گزرے گا تو اسے کہے گا اپنے خزانے نکال

دے تو اس کے خزانے اس کے پیچھے اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں آتی ہیں پھر وہ ایک جوانی سے بھر پور آدمی کو بلا کر تلوار سے مارے گا اسے دو ٹکڑوں میں بڑی پھرتی سے کاٹ دے گا پھر اسے دعوت دے گا تو وہ اس کی دعوت کو قبول کرے گا اس کا منہ خوشی سے چمک اٹھے گا وہ ہنسے گا۔

✽ سیدنا سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

وَيَخْرُجُ مَعَهُ (أَيُّ الدَّجَالِ) وَادِيَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالْآخَرُ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ فَيَقُولُ لِلنَّاسِ: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَحْيَىٰ وَأُمَيَّتُ وَمَعَهُ مَلَكَانِ يَشُبَّهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِنِّي لَأَعْرِفُ اسْمَهُمَا وَاسْمَ آبَائِهِمَا لَوْ شِئْتُ أَنْ أَسْمِيَهُمَا سَمَيْتُهُمَا أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَيَقُولُ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَحْيَىٰ وَأُمَيَّتُ؟

فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: كَذَبْتَ، فَلَا يَسْمَعُهُ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلَّا صَاحِبُهُ۔

وَيَقُولُ الْآخَرُ: صَدَقْتَ فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ۔

✽ احمد نے اسے روایت کیا ۵/۲۲۱: ابن ابی شیبہ ۹/۳۷۷: طبرانی کبیر ۶۴۴۵: مجمع میں مذکور ہے ۷/۳۴۳: اور

فرمایا اس کے رجال ثقہ ہیں اور ابن کثیر نے نہایہ ۱/۱۲۴ میں کہا اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے ﴿

دجال کے ساتھ دو وادیاں نکلیں گی ایک باغ اور دوسری آگ ہوگی تو اس کی آگ جنت ہے اور اس کی جنت آگ ہے تو وہ لوگوں سے کہے گا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو دونوں کے مشابہ گویا ہوں گے بیشک میں جانتا ہوں ان دونوں کے نام اور ان کے آباء کے نام اگر میں چاہوں کہ ان کے نام بیان کروں تو میں ان کے نام بیان کر دوں، ایک ان میں سے اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں ہوگا تو وہ کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

ان میں سے ایک کہے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو اسے اسکے ساتھ والے فرشتے کے سوالگوں میں سے کوئی نہ سنے گا۔

اور دوسرا کہے گا: تو نے سچ کہا، تو اسے لوگ سنیں گے اور (یہ ہی ہے) وہ (چیز جو) فتنہ ہے۔

دجال کے شعبدے حقیقت یا خیال؟

ابن حزم اور طحاوی وغیرہ جیسے علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے اور صحیح ابن حبان (۸/۲۸۳) میں ابن حبان کا مذہب بھی یہ ہی ہے: کہ دجال جھوٹا تر اشدہ بزور جادو شعبدہ باز ملع ساز ہوگا جو امور اس کے ہاتھ سے مشاہدہ کئے جائیں گے ان میں سے کسی میں کوئی حقیقت نہیں ہوگی، بلکہ یہ سب ان علماء کے نزدیک محض خیالات ہوں گے۔

ابوعلی جبائی شیخ معتزلہ نے کہا: یہ جائز ہی نہیں کہ ایسی چیز حقیقت ہوتا کہ جادوگر کا شعبدہ نبی ﷺ کے معجزہ کے ساتھ مشتبہ نہ ہو، اس کا نووی اور قاضی عیاض جیسے علماء کی ایک جماعت نے رد کیا ہے،

قاضی عیاض نے کہا: یہ سب کی طرف سے غلط ہے کیونکہ اس نے دعویٰ نبوت نہیں کیا کہ جو کچھ اس کے ساتھ ہے وہ اس کی تصدیق کی طرح ہو، اس نے تو الوہیت کا دعویٰ کرنا ہے اور وہ محض اپنے دعویٰ میں الوہیت کا جھٹلانے والا ہے کیونکہ اس کی صورت حال اور اس کا وجود اس کے حادث یعنی مخلوق ہونے کے دلائل ہیں اس کی صورت کا نقص اور اس کا عاجز ہونا اپنی آنکھ کی عار کو زائل کرنے سے اور اس گواہ کو زائل کرنے سے جو اس کا کافر ہونا اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے، ان دلائل وغیرہ کی وجہ سے اس سے گھٹیا ترین لوگوں کے سوا کوئی آدمی حاجت کے روک دئے جانے کے سبب دھوکہ نہ کھائے گا، فاقہ رکنے کے درست ہونے میں رغبت کا سبب یا اسکی اذیت کا تقیہ اور ڈر ہوگا کیونکہ اس کا فتنہ بہت عظیم ہوگا جو عقلوں کو دہشت زدہ کرے گا اور سمجھداروں کو

باوجودیکہ وہ تیزی سے گزر جائے گا حیران کریگا تو اتنا نہ ٹھہرے گا کہ کمزور لوگ اس حال اور اس کے حدوث و نقص کے دلائل میں غور و فکر کریں تو جو اس کی تصدیق کرے گا وہ اس کی تصدیق کرے گا.....؟ ﴿شرح مسلم ۲۷۲/۱۸، ۲۷۳؛ الفتح الباری ۱۳/۱۱۳، ۱۱۱؛ النہایہ، ابن کثیر ۱/۱۳۷﴾
اسی طرح کی بات چیت نہایت میں ابن کثیر کی اور فتح الباری میں ابن حجر کی ہے۔



شیاطین اور دجال

اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطانوں نے ہمیشہ ہمیشہ سرکشوں نافرمانوں اور گمراہ انسانوں کی مدد کی ہے، جب دجال بہت بڑا فتنہ اور نافرمانوں کا سرغنہ ہوگا تو ضروری ہے کہ وہ اپنے لئے شیطانوں اور سرکش قسم کے جنوں سے معاون بنائے۔

﴿سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہم سے بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے وہ دجال کے مددگاروں سے متعلق روایت کرتی ہیں کہ وہ مددگار وہ شیطان ہوں گے جو اونٹوں کی صورتوں اور لوگوں کے ان باپ دادوں اور بیٹوں کی صورتوں میں ہوں گے جو مرچکے ہوں گے تاکہ لوگوں کو اس دجال لعین کی مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت کا وہم ڈالیں۔

اس حدیث میں سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں تھے تو آپ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ بِثَلَاثِ سِنِينَ حُبِسَتِ السَّمَاءُ ثَلَاثَ قَطْرٍهَا وَحُبِسَتِ الْأَرْضُ ثَلَاثَ نَبَاتٍ فَإِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الثَّانِيَّةُ حُبِسَتِ السَّمَاءُ ثَلَاثِي قَطْرٍهَا وَحُبِسَتِ الْأَرْضُ ثَلَاثِي نَبَاتٍ فَإِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الثَّالِثَةُ حُبِسَتِ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلُّهُ وَحُبِسَتِ الْأَرْضُ نَبَاتُهَا كُلُّهُ فَلَا يَبْقَى دُوٌّ خُفٍّ وَلَا ظَلْفٍ إِلَّا هَلَكَ فَيَقُولُ الدَّجَالُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ ضَخَامًا ضُرُوعُهَا عِظَامًا أَسْنِمْتُهَا أَتَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ، فَيَقُولُ نَعَمْ، فَيَمَثِلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورَةِ إِبْلِهِ فَيَتَّبِعُهُ، وَيَقُولُ لِلرَّجُلِ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ أَبَاكَ وَابْنَكَ وَمَنْ تَعْرِفُ مِنْ أَهْلِكَ أَتَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَمَثِلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورِهِمْ فَيَتَّبِعُهُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبَكَى أَهْلُ الْبَيْتِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا ذَكَرْتَ مِنَ الدَّجَالِ، وَفِي رِوَايَةٍ (لَقَدْ خَلَعْتُ أَفْنَدْنَا بِذِكْرِ الدَّجَالِ فَوَاللَّهِ إِنَّ أُمَّةً أَهْلِي لَتَعُجْنَ عَجِينَهَا فَمَا تَبْلُغُ حَتَّى تَكَادَ تَفْتَتِ مِنَ الْجُوعِ) وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّا لَنَعُجْنَ عَجِينَتَنَا فَمَا نَخْتَبِرُهَا حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ نَصْنَعُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَكْفِي الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ يَوْمَئِذٍ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ ثُمَّ قَالَ: لَا تَبْكُوا فَإِنَّ، يَخْرُجُ الدَّجَالُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِيكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ فَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

﴿مصنف عبد الرزاق کے آخر میں مطبوع معمر ابن راشد کی جامع میں روایت ہے ۱۱/۳۹۱، ۲۰۸۲۱؛ احمد نے الفتح الربانی ۲۴/۶۸ میں؛ طیبی نے اپنی مسند میں

۱۶۳۳ میں؛ طبرانی کبیر میں روایت کی؛ بیہقی نے مجمع ۷/۳۴۸ میں اسے ذکر کیا اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں سوائے شہر ابن حوشب کے حالانکہ وہ ثقہ ہے﴾

جب دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ہوں گے تو آسمان بارش سے تہائی حصہ رک جائے گا اور زمین اپنی پیداوار سے تہائی رک جائے گی جب دوسرا سال ہوگا تو آسمان دو تہائی بارش سے رک جائے گا اور زمین دو تہائی پیداوار سے رک جائے گی جب تیسرا سال ہوگا تو آسمان پوری بارش سے رک جائے گا اور زمین پوری پیداوار سے روکی جائے گی تو کوئی کھروں اور قدموں والا باقی نہ رہے گا مگر وہ مر جائے گا تو دجال دیہاتی آدمی کو کہے گا مجھے بتاؤ! اگر تمہارا اونٹ (زندہ کر کے) اٹھا دیا جائے اس حال میں کہ اس کے تھن بڑے اور کوہان عظیم ہو تو کیا تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں، تو وہ کہے گا، ہاں! تو شیطان

اس کے لئے اس کے اونٹ کی صورت اختیار کریں گے تو وہ آدمی دجال کے پیچھے لگ جائے گا، اور وہ اس آدمی سے کہے گا تیرا کیا خیال ہے اگر میں تیرے ابو، بیٹے اور جسے تو اپنے اہل سے جانتا ہے زندہ کروں تو کیا تو جانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ کہے گا، ہاں! تو شیطین ان کی صورت اختیار کریں گے تو وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ وسلم باہر تشریف لے گئے اور گھروالے رونے لگے پھر رسول اللہ ﷺ لوٹ کر تشریف لائے تو ہم رو رہے تھے، آپ نے فرمایا: تمہیں کیا چیز رولاتی ہے؟ تو سب نے عرض کیا آپ نے جو دجال کا ذکر کیا، ایک روایت میں ہے (آپ نے تو ہمارے دل نکال دئے ہیں دجال کا ذکر کر کے، اللہ کی قسم میرے گھر کی لونڈی اپنا آٹا گوندے گی، وہ بالغ نہ ہوگی حتیٰ کہ قریب ہوگا کہ وہ بھوک سے ٹوٹ جائے) ایک روایت میں ہے (بیشک ہم اپنے آٹے گوندیں گے تو ہم اس کی روٹی نہ پکائیں گے حتیٰ کہ ہمیں بھوک لگے گی) تو ہم اس دن یا رسول اللہ کیسے کریں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن مؤمنوں کو کھانے پینے سے اللہ اکبر، سبحان اللہ، اور الحمد للہ پڑھنا کفایت کرے گا، پھر فرمایا: تم نہ روؤ! کہ اگر دجال اس حال میں نکلے کہ میں تم میں موجود ہوں تو میں اس پر غالب آنے والا ہوں گا، اور اگر وہ (میرے بعد) نکلے گا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلم پر میرا خلیفہ ہوگا۔

دجال زمین پر کتنی دیر ٹھہرے گا؟

پیچیدگی اس زمانے کو گھیرے ہوگی جس میں دجال زمین پر ٹھہرے گا برخلاف اس کے کہ احادیث میں ان دنوں کی حد بیان کر دی گئی ہے کہ وہ زمانہ چالیس دن ہیں، پہلا دن ایک سال کی طرح، دوسرا دن ایک ماہ کی طرح، تیسرا دن ایک جمعہ (ہفتہ) کی طرح ہوگا اور باقی دن ہمارے دنوں کی طرح ہوں گے مگر کلام ہمیشہ کا نئے دار ہے گا، ایک سے زائد وجہ پر وہ الٹ پلٹ ہوگا:

✽ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُكُّثُ أَرْبَعِينَ لَيْلًا أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

✽ مسلم شریف کتاب الفتن ۱۱۶/۲۹۴۰ ب/۲۳ خروج الدجال میں ✽

دجال میری امت میں نکلے گا تو چالیس ٹھہرے گا میں اس بات کو نہیں جانتا کہ چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس سال ہیں۔

حدیث شریف میں (میں نہیں جانتا کہ وہ چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس سال یہ صحابی کے قول سے ہے جیسا کہ علامہ تورپشتی نے کہا اور

علامہ ملا علی قاری نے اسے شرح مشکاۃ میں نقل کیا۔ ﴿التصريح في ما جاء في تواتر نزول المسيح، کشمیری ۱۲۶، ۱۲۷﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے۔

فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا..... ﴿ابن حبان، موارد: ۹۰۴﴾ یہ حدیث صحیح ہے اور تفصیل اس کی گزر چکی ہے ✽

زمین میں اللہ تعالیٰ جہاں تک چاہے گا وہ پہنچے گا چالیس دنوں میں اللہ جانتا ہے ان کی مقدار کیا ہے۔

✽ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ؟

قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةِ يَوْمٍ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ،

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةِ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ الْيَوْمِ؟

قَالَ: لَا، اُقَدِّرُوا قَدْرَهُ۔ ﴿اس کی تخریج (ان پڑھ لفظ کا فرو پڑھے گا) عنوان میں گزر گئی ہے﴾

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس کو زمین میں کتنا ٹھہرنا ہوگا؟ فرمایا: چالیس دن، ایک دن سال کی طرح اور ایک دن مہینے کی طرح اور اک دن ایک جمعہ کی طرح باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہونگے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ، تو وہ دن جو سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نمازیں ہمیں کافی ہونگی؟ فرمایا: نہیں اس دن کی مقدار کا اندازہ کرو!

امام نووی اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں:

(علماء نے کہا: یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اور وہ تین دن اسی قدر لمبے ہوں گے جو حدیث میں ذکر ہوا اس پر آپ ﷺ کا ارشاد وسائر آیامہ ، اور صحابہ کرام کا کہنا: کہ یا رسول اللہ تو وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا نہیں، اس کی مقدار کا اندازہ کرنا، دلالت کرتا ہے)

قاضی عیاض وغیرہ نے فرمایا: یہ حکم اسی دن کے ساتھ مخصوص ہے صاحب شرع نے ہمارے لئے اسے مشروع قرار دیا، ان علماء نے کہا: اگر یہ حدیث نہ ہوتی اور اگر ہمیں اپنے اجتہاد کے سپرد کر دیا جاتا تو ہم اس دن میں ان اوقات کے اندر جو دیگر دنوں میں معروف ہیں پانچ نمازوں پر ہی اقتصار کرتے۔ ﴿شرح مسلم، نووی ۱۸/۲۷۹﴾

مومن حضرات اور دجال

دجال اور جو کچھ اس کے ساتھ فتنے ہوں گے کے بارے پہلے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے، اس کا معنی یہ نہیں کہ وہ قوت خارقہ کا مالک ہوگا یا اسے اللہ کے مومن یقین والے بندوں پر غلبہ ہوگا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ حقیر و ذلیل ہوگا، اس بارے میں مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دجال کے بارے نبی کریم ﷺ سے کسی نے نہیں پوچھا جو کچھ میں پوچھا کرتا تھا اور آپ نے مجھے فرمایا:

اس سے تجھے کیا نقصان ہے؟

میں نے کہا: کیونکہ لوگ کہتے ہیں: بیشک اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور نہر اور پانی ہوگا،

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ پر وہ اس سے زیادہ ہلکا ہے۔ ﴿بخاری نے کتاب الفتن میں ب/۱۲۲، ۲۶ میں اور مسلم نے ۲۹۳۹/۱۱۳ ذکر کیا﴾

قاضی عیاض نے اس کی شرح میں کہا:

اس کا معنی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ جسے اس نے اس کے ہاتھ پر پیدا کیا اسے مومنوں کے لئے گمراہ کن کر دے اور ان کے دلوں کو شک میں ڈالنے والا کر دے بلکہ بیشک اس نے اسے اسلئے بنایا ہے کہ وہ اس سے ایمان والوں کے ایمان کو زیادہ کرے، کافروں، منافقوں وغیرہ کے لئے جھٹ کو ثابت کرے اس کا یہ معنی نہیں کہ اس کے ساتھ اس میں سے کوئی شے نہیں ہے۔ ﴿شرح مسلم ۱۸/۲۸۷﴾

اس طرح نہیں ہے اور یہ گمان ہے، بلکہ بلا شک مومن دجال کے درپے ہوں گے اور اس سے سخت مقابلہ کریں گے۔

ہمیں رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے دجال اور اس کے پیروکاروں کے درپے ہونے اور مقابلہ کرنے کی خبر دیتے ہیں اور بیشک اللہ عزوجل ان کے خلاف مسلمانوں کا مددگار ہے۔

نافع ابن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا اور تم فارس سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا پھر تم روم سے جہاد کرو گے تو ان پر اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا پھر تم دجال سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح عطا فرمائے گا،

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

تو دجال نہیں نکلے گا حتیٰ کہ روم فتح ہو جائے۔

﴿مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۵۰۴، سیاق ان کا ہے۔ مسند احمد ۱/۸۷۱، ۳۳۷؛ ابن حبان الاحسان ۸/۲۸۵، ۶۷۷۰، اور اسے صحیح قرار دیا﴾

✽ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے:-

..... پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر مسلط کرے گا تو وہ اسے قتل کریں گے اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے حتیٰ کہ یہودی درخت یا پتھر کے نیچے چھپے گا

تو وہ پتھر یا درخت مسلمان کو کہے گا یہ یہودی میرے نیچے ہے اسے قتل کر! ﴿احمد کے نزدیک سند صحیح کے ساتھ ہے، ۶۷۷۰﴾

✽ شہر بن حوشب سے روایت ہے فرمایا۔

﴿یہ شہر ایسا شخص ہے جس میں اختلاف ہے اور درست بات یہ ہے کہ جب تک اس سے ثقہ حضرات کی مخالفت نہ ہو یہ خود حسن الحدیث ہے دیکھئے: ذہبی کی المیزان ۲/۳۷۳﴾

عبداللہ اور اس کے ساتھی بیٹھے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو ان کی آوازیں بلند ہوئیں، آپ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف

لائے، تو فرمایا:

مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ يَا بَنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ!

(اس سے مراد عبداللہ بن مسعود ہیں)؟

اے ام عبداللہ کے بیٹے یہ آوازیں کیسی تھیں؟

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

انہوں نے دجال کا ذکر کیا اور ہم اس سے ڈر گئے۔

تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے پرواہ نہیں کہ میں اس سے ملوں یا اس سیاہ بکری سے۔

عبدالملک نے کہا: بکری مسجد کے کونے میں گھٹلیاں کھاتی ہوگی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اور کیوں؟

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیونکہ ہم مومن لوگ ہیں اور وہ کافر شخص ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر مدد اور کامیابی دے گا اور اللہ کی قسم

وہ نہیں نکلے گا حتیٰ کہ اس کا نکلنا مسلمان مرد کے لئے پیاسے کو ٹھنڈے مشروب سے زیادہ محبوب ہوگا۔

تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اور کیوں؟ اللہ کے تیرے ابو ہی ہیں!

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آزمائش کی سختی اور شر کے منتشر ہونے کی وجہ سے۔ ﴿مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، نمبر ۳۷۵۰۸﴾

دجال کے مقابل سخت ترین لوگ

نبی کریم ﷺ ہمیں اس مومن قوم کی خبر دیتے ہیں جو دجال اور اس مددگاروں کے ساتھ جہاد میں بہت سخت قوت و طاقت والے ہوں گے اور وہ بنو تمیم ہیں اسے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

میں تین چیزوں کے بعد بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہا ہوں وہ تین چیزیں جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنیں، آپ ﷺ ان کے بارے فرماتے ہیں:

﴿هُمْ أَشَدُّ أَمْنِي عَلَى الدَّجَالِ -﴾ متفق علیہ: بخاری، کتاب المغازی میں ب/ ۶۸-۴۳۶۶؛ مسلم، کتاب فضائل الصحابة، ۱۹۸-۲۵۲۵﴾

وہ میری امت میں سے دجال پر سخت ترین لوگ ہیں۔

جہاں دجال داخل نہیں ہوگا

دجال شعبدوں اور کہانت میں اس حد کو پہنچ جائے گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ وہ سارے جہاں کا پکڑ لگائے گا، زمین کا کوئی ٹکڑا نہیں چھوڑے گا مگر اس کے قدم اسے روندیں گے، اللہ تعالیٰ نے اس سے کچھ علاقوں اور مقامات کو منفر درکھا ہے اللہ عزوجل دجال کو ان سے روک دے گا یا ان میں کفر و شرک کے ظاہر ہونے کو روک رکھے گا کیونکہ ان کی عظمت اللہ کے ہاں عظیم ہے، اور ان جگہوں میں سے مکہ مکرمہ، کیونکہ اس میں اللہ کا عزت حرمت والا گھر مسلمانوں کا قبلہ ہے اور مدینہ منورہ جو ایمان کا منبع ہے، اسلام کا منارہ ہے، بیت المقدس اور کوہ طور ہے۔

﴿سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نَقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔﴾

﴿بخاری شریف، کتاب فضائل المدينة ۱۸۸۱؛ مسلم کتاب الفتن ب/ ۲۴-۱۹۴۳؛ ابن حبان، الاحسان ۶۷۵۶؛ بغوی، شرح السنة ۲۰۲۲﴾

کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال نہ جائے گا مگر مکہ اور مدینہ اس کے لئے اس کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے صفیں باندھے پہرہ دیتے ہونگے پھر مدینہ کو اہل مدینہ کے ساتھ تین بار سخت زلزلہ کے ساتھ ہلا دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو وہاں سے نکال دے گا۔

﴿ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانٍ۔﴾

﴿بخاری شریف، کتاب فضائل، ۱۸۷۹؛ احمد ۳۴/۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۴۸۳؛ حاکم، کتاب الفتن ۵۴۲/۴﴾

احمد کے نزدیک ایک روایت میں ہے،

لَيْسَ مِنْ بَلَدَةٍ إِلَّا يُلْغُهَا رُعْبُ الْمَسِيحِ إِلَّا الْمَدِينَةَ عَلَى نَقَبٍ مِنْ نَقَابِهَا مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيحِ۔﴾

﴿مسند احمد ۵/۴۱ میں اسناد صحیح کے ساتھ ہے﴾

کوئی شہر، مدینہ کے سوا نہیں مگر اس میں دجال کا رعب پہنچے گا، شہر مدینہ کے ہر راہ پر دو فرشتے ہیں جو دجال کے رعب کو اس سے دور کریں گے۔

﴿جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ۔

﴿احمد کے نزدیک صحیح ہے ۴۳۳/۵-۲۱۳۵۳؛ مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۵۰۶؛ اور اسے مجمع ۳۳۳/۷ میں احمد کی منسوب

کیا ہے، ورفرمایا: اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، حافظ نے فتح ۱۱۲/۱۳ میں کہا: اسکے رجال ثقہ ہیں﴾

وہ چار مسجدوں میں نہیں آئے گا، کعبہ: مسجد رسول ﷺ مسجد اقصیٰ اور طور (پہاڑ)۔

مدینہ کے دروازوں پر آنا سامنا

اس سخت پکڑ کی ایسی تہی جس کے ساتھ دجال مشہور ہے اور اس ہالہ کی جو اسے چلنے میں تیز کرے گا اس کے باوجود ایسے لوگ باقی ہوں گے جن کے دل ایمان سے بھرپور ہوں گے وہ دجال سے نہیں ڈریں گے، نہ موت سے بھاگیں گے، ان میں سے ایک وہ آدمی ہوگا جو دجال کے درپے ہوگا اور اس کا باطل ہونا لوگوں کو بیان کرے گا، اور اس کی اسے کوئی پرواہ نہ ہوگی جو کچھ اس کے لئے آنا سامنا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوگا۔

دجال کا آنا سامنا

﴿سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دجال کے بارے لمبی گفتگو ارشاد فرمائی، جو کچھ آپ ﷺ بیان فرماتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ آپ نے

فرمایا:

يَأْتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ

خَيْرُ النَّاسِ۔

فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثُهُ،

فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا نَمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟

فَيَقُولُونَ لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ،

فَيَقُولُ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنْ يَوْمٍ،

فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ۔

﴿بخاری شریف، ۷۱۳۲؛ مسلم کتاب الفتن ب/۲۱-۱۱۲-۲۹۳۸- ابن حبان، الاحسان ۶۷۶۳؛ احمد، الفتح الربانی ۸۲/۲۴﴾

دجال آئے گا اور اس پر حرام ہے کہ وہ مدینہ شریف کے راہوں میں داخل ہو، تو وہ مدینہ کے قریب شور و غجز میں پڑھ کرے گا، پھر اس دن اس کی

طرف ایک آدمی نکلے گا جو سب سے بہتر ہوگا، تو وہ کہے گا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کے بارے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی،

دجال کہے گا: تمہاری کیا رائے ہے اگر میں اسے قتل کر دوں پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں کوئی شک ہوگا؟

تو وہ کہیں گے: نہیں، تو دجال اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا،

تو وہ آدمی کہے گا: اللہ کی قسمیں تیرے بارے میں آج جس قدر زیادہ بصیرت پر ہوں اس سے پہلے نہ تھا،

دجال اسے قتل کرنا چاہے گا مگر اس پر اسے تسلط نہ ہوگا۔

✽ سبّاح جمع سے سبتہ، اور سبتہ اس جگہ کو کہا جاتا ہے جس میں نمکیات کی کثرت ہوتی ہے اور پیداوار نہیں ہوتی مگر کوئی کوئی درخت، ابن الاثیر، النہایہ ۲/۳۳۳۔

✽ ایک دوسری روایت میں ہے:

يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ قَبْلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَتَلَقَّاهُ الْمُسَالِحُ-- مُسَالِحُ الدَّجَالِ-- فَيَقُولُونَ لَهُ: أَيَنْ تَعْمِدُ؟

فَيَقُولُ: أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ

قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوْ مَا تَوْمِنُ بِرَبِّنَا؟

فَيَقُولُ: مَا بِرَبَّنَا خِفَاءً،

فَيَقُولُونَ: أَقْتُلُوهُ،

فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ،

قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ، فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُ

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيَشْبَحُ،

فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشَجُوهُ فَيُوسِعُ ظَهْرُهُ هُوَ بَطْنُهُ ضَرْبًا

قَالَ: فَيَقُولُ: أَوْ مَا تَوْمِنُ بِى؟

قَالَ: فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ،

قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمُنْشَارِ مِنْ مَفْرَقِهِ حَتَّى يُفْرَقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ

قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ،

ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا،

قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِى؟

فَيَقُولُ: مَا ازْدَدْتُ فَيْكَ إِلَّا بَصِيرَةً،

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ،

قَالَ: فَيَأْخُذُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتَيْهِ إِلَى تَرْقُوتَيْهِ نَحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا،

قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ إِنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ،

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

ترجمہ:

دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک ایمان دار آدمی چلے گا، اسے دجال کے مسلحہ کارندے ملیں گے۔

تو وہ اسے کہیں گے: کدھر کا ارادہ ہے؟

وہ کہے گا: اس شخص کا ارادہ جو نکلا ہے،

آپ نے فرمایا: تو وہ اسے کہیں گے اور کیا تو ہمارے رب کو نہیں مانتا؟
وہ کہے گا: ہمارے رب میں تو کوئی پوشیدگی نہیں ہے،
تو وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو!

تو پھر وہ ایک دوسرے کو کہیں گے: کیا ایسا نہیں کہ تمہارے رب نے تمہیں اس کے علاوہ کسی ایک کو قتل کرنے سے روکا ہے؟
فرمایا: پھر وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے تو جو نبی مومن دجال کو دیکھے گا،
کہے گا: اے لوگو! یہ ہی وہ دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے کیا،
فرمایا: تو دجال اس کے لئے حکم دے گا تو اسے کھینچا جائے گا،
دجال کہے گا: اس کو پکڑو اور اس سر پر زخم لگاؤ، مار مار کر اس کی پشت اور پیٹ کو چوڑا کر دیا جائے گا،
فرمایا: پھر دجال کہے گا: کیا تو مجھے نہیں مانتا:
فرمایا: وہ مرد خدا کہے گا: تو جھوٹا مسیح ہے،

فرمایا: پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے آری کے ساتھ اس کے سر کی مانگ سے کاٹا جائے گا حتیٰ کہ اس کو دو قدموں کے درمیان الگ الگ
کر دیا جائے گا،

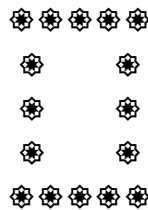
فرمایا: پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا
پھر اسے کہے گا: اٹھ تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا:
فرمایا: پھر اسے کہے گا: کیا تو مجھے مانتا ہے؟

تو وہ کہے گا: مجھے تیرے بارے میں بصیرت پہلے سے زیادہ حاصل ہوئی ہے
کہے گا: اے لوگو! بیشک یہ میرے بعد کسی ایک سے ایسا نہ کر سکے گا،

فرمایا: تو دجال اسے پکڑے گا تاکہ ذبح کر دے تو وہ اس کی گردن سے اس کی ہنسی کے درمیان تانبہ ڈالنے کی کوشش کرے گا مگر کامیاب نہ ہوگا،
فرمایا: تو پھر وہ اسے اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر اسے پھینک دے گا تو لوگ سمجھیں گے اس دجال نے اسے آگ میں پھینکا ہے حالانکہ
اسے جنت میں ڈال دیا جائے گا،

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگوں میں سے اپنے رب کے ہاں عظیم ترین شہادت والا ہوگا۔

﴿روایت مسلم کی ہے، ۱۱۳-۲۹۳۸، لفظ اسی کے ہیں؛ بغوی، شرح السنۃ ۳۲۶۲-۱۵/۶۰﴾



خلاصی کا دن

نبی کریم ﷺ ہمیں خبر دیتے ہیں کہ مدینہ اپنی ناپاکی کو دجال کے آنے کے وقت نکال پھینکے گا، تو منافق و نافرمان اس کے گروہ اور راہ والے اس کی طرف نکل کر بھاگتے جائیں گے، اور یہ دن خلاصی کا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام ذکر کیا ہے۔

✽ حُجْن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا:

يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ، ثَلَاثًا،

فَقِيلَ لَهُ: وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَجِيءُ الدَّجَالُ فَيَصْعَدُ أَحَدًا فَيَنْظُرُ الْمَدِينَةَ،

فَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: أَتَرَوْنَ هَذَا الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ؟ هَذَا مَسْجِدُ أَحْمَدَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكًا مُصَلِّيًا فَأَتَى سَبْحَةَ

الْحَرَفِ فَيَضْرِبُ رُؤُوسَهُمْ، ثُمَّ تَرْجِفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَحَفَاتٍ فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ وَلَا فَاسِقٌ وَلَا فَاسِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ فَذَلِكَ يَوْمُ

الْخَلَاصِ۔ ﴿مسند احمد، الفتح الرباني ۲۴/۵؛ مستدرک حاکم: کتاب الملاحم: ۴/۵۴۳، اس نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے؛ ذہبی نے اس کا اقرار کیا اور بیہمی نے مجمع

۳۵۰/۷ میں اسے ذکر کیا اور کہا: احمد نے اسے روایت کیا اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ میں نے کہا: اس کے اور کئی شواہد ہیں﴾

خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، تین بار،

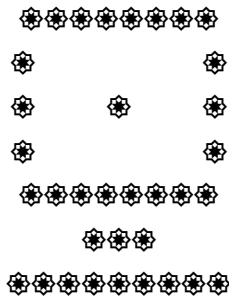
تو آپ سے عرض کیا گیا: اور خلاصی کا دن کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ!

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا تو احد (پہاڑ) پر چڑ کر مدینہ کی طرف دیکھے گا پھر اپنے کارندوں کو کہے گا: کیا تم یہ سفید محل دیکھتے ہو؟ یہ

احمد (ﷺ) کی مسجد ہے، پھر وہ مدینہ شریف کی طرف آئے گا تو اس کے ہر دروازے پر ایک فرشتے کو پائے گا جو تلواریں سونتے ہوئے ہوگا، تو وہ شور اور بنجر

زمین کے کنارے کی طرف آئے گا اور اس کے خیموں اور جھونپڑوں کو ختم کرے گا، پھر مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ آئے گا تو کوئی منافق مرد و عورت اور

فاسق مرد و عورت باقی نہ رہیں گے مگر وہ دجال کی طرف نکل کر آئیں گے تو یہ یوم الخلاص ہے۔



نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیشک سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول قیامت کی ان بڑی بڑی علامات میں سے ہے جن کی خبر نبی کریم ﷺ نے دی ہے اور عیسیٰ علیہ

الصلوٰۃ والسلام کا نزول، خروج دجال اور اس کے زمین میں فساد پھیلانے کے ساتھ (باعتبار زمانہ) ملا ہوا ہوگا۔ آپ پر ایمان لانا اور آپ کی تصدیق کرنا

واجب ہوگا۔

(مطلب یہ ہے کہ آپ کے نبی ہونے کو ماننا اور آپ کے نزول کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی تصدیق کرنا، نہ یہ کہ اپنے آقا و مولا نبی آخر الزماں سید مرسلان محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر آپ پر ایمان لانا، کیونکہ ایسا کرنے سے جو بھی ایسا کریگا بے ایمان و کافر ہوگا، آمد مصطفیٰ کیساتھ ہی تمام ادیان اولین منسوخ ہو چکے اب صرف اور صرف اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ کی رسالت پر ایمان لانا ہی ایمان ہے اگر ایسا نہیں تو کفر ہے ایمان نہیں، نیز بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ مرزا قادیانی ہی عیسیٰ ہے، اس سے ان کا رد ہوا نیز کچھ یہ سمجھے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا حتمی نہیں اس لئے اس مسئلہ کو تسلیم کرنا ایمان قرار پایا کیونکہ جو اس کا منکر وہ درحقیقت نبی صادق محمد رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا تصور کرتا ہے ایسا شخص تو ہین کا مرتکب ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہے اسی طرح وہ جس نے یہ کہا:

”حضور کو اپنے زمانہ میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے ثابت کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا،

معاذ اللہ من ذلک الکفر، نیز وہ جس نے یہ تصور دیا کہ دجال کوئی مشینوں، جنگی طیاروں اور آلات جنگ کے ساتھ امریکہ کے خروج کا نام ہے یہ بات غلط ہے جیسا کہ گزشتہ مضمون سے واضح ہو رہا ہے، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

ہمیں نبی کریم ﷺ نے بہت ساری احادیث میں جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی جماعت نے روایت کیا اللہ کے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور آپ کے دجال کو قتل کرنے سے متعلق خبر دیتے ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے:

جو مسلم شریف میں نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ثابت ہے اس میں ہے:

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ عِيسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرَفِيٍّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفِّهِ عَلَىٰ أَجْنِحَةِ مَلَائِكَةٍ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطَرٌ وَادَّارَ فَعَهُ تَحْدَرُ مِنْهُ جَمَانٌ كَالْوَلْوِ فَلَا يَجُلُ لِكَا فِرٍ يَجِدُ نَفْسَهُ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ (أَي الْمَسِيحِ) بَابٍ لَدِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَىٰ بْنُ مَرْيَمَ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمَسِّحُ وَجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ.....

﴿یہ حدیث (ان پڑھ لفظ کافر کو پڑھے گا) عنوان کے تحت گزر چکی ہے، اسی حدیث کا یہ آخری حصہ ہے، ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے ۱/۸۸۱/۲۸۱؛ مر اسد الاطلاع ۳/۱۲۰۳ دیکھیں﴾

اسے روایت کیا، ۱۱۰، ۲۱۳۷؛ ترمذی ۲۲۲۰؛ ابن ماجہ ۴۰۷۵؛ بغوی، شرح السنہ ۴۲۶۱، ۵۵۸۵؛ الفاظ کی وضاحت کے لئے شرح مسلم ۱/۸۸۱/۲۸۱؛ مر اسد الاطلاع ۳/۱۲۰۳ دیکھیں﴾

اسی دوران کہ وہ یونہی ہوگا جب اللہ تعالیٰ سیدنا مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہا الصلوٰۃ والسلام) کو بھیجے گا تو آپ شرقی دمشق میں سفید منارہ پر ورس یازعفران سے رنگی ہوئی دو چادروں کے درمیان اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے اتریں گے، جب آپ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے بڑے بڑے موتیوں کی طرح شفاف قطرے گریں گے کسی کافر (جس کو آپ کی سانس پہنچے گی) کے لئے آپ ظاہر نہ ہونگے مگر وہ مرجائے گا، اور آپ کی سانس پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر پہنچتی ہوگی، پھر آپ اسے فلسطین کے نواح میں بیت المقدس کے قریب ایک لُذ نامی بستی کے دروازے پر پائیں گے اور قتل کریں گے پھر سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام اس قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بچا رکھا ہوگا تو آپ ان کے چہروں پر مسح کریں گے اور ان سے ان کے جنت کے درجات بیان فرمائیں گے۔

سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، تو آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے رو لایا؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دجال یاد آیا۔

آپ نے فرمایا: تو نہ رو! کہ اگر وہ نکلا اس وقت کہ میں زندہ ہوں تو میں تمہاری طرف سے اس کے لئے کافی ہوں گا، اور اگر میں دنیا سے چلا گیا تو

بیشک تمہارا رب کا نا نہیں ہے، اس کے ساتھ یہودی نکلیں گے تو وہ چلتا جائے گا حتیٰ کہ وہ مدینہ کے کنارے پر پہنچے گا، اور مدینہ کا اس دن یہ حال ہوگا کہ اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دفرشتے ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ مدینہ کے رہنے والے شریروں کو نکالے گا تو وہ چلتا چلتا لد دروازے پر پہنچے گا تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول ہوگا تو آپ اسے قتل کریں گے، پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین میں چالیس سال عادل امام اور انصاف کرنے والے حاکم ہونے کی صورت میں رہیں گے۔



دجال کا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنا

شیاطین ہمیشہ ہمیشہ جنو وحق اور ہدایت کے چراغوں کے سامنے نیست و نابود ہوتے رہے ہیں، اسی طرح دجال کا حال ہے اس لئے کہ وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ٹھہر نہ سکے گا، بلکہ ایسے پگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔

✽ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ يَدَاقِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ إِذَا تَصَافَوْا،
قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْا مِنَّا نَقَاتِلَهُمْ

فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نَخْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيَقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثَلَاثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا ثُمَّ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ وَهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُونَ ثُلُثَهُ فَيَفْتَحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُقَسِّمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ
إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهَالِكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ إِذَا جَاءَ وَالشَّامَ خَرَجَ - يَعْنِي الدَّجَالَ -
فَبَيْنَمَا هُمْ يُعَادُونَ لِلْقِتَالِ وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ

إِذْ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ - فَإِذَا رَأَاهُ عَدُوُّ اللَّهِ يَدُوبُ كَمَا يَدُوبُ الْمِلْحُ وَلَوْ تَرَكُوهُ لَذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنَّهُ يَقْتُلُهُ
اللَّهُ بِيَدِهِ فَيَرِيهِمْ دَمَهُ بِحَرَبَتِهِ۔ ﴿ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا، الاحسان ۲۸۶/۸ - نمبر ۶۷۷﴾

قیمت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ رومی اعماق میں یا دابق میں اتریں پھر انکی طرف اہل مدینہ کے لشکر نکلیں وہ زمین کے بہترین لوگ ہوں گے تو جب وہ صف باندھیں گے،

رومی کہیں گے: تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہیں گالیاں دی جاتی ہیں ہم ان سے لڑائی کریں گے،
تو مسلمان کہیں گے نہیں، ہم اپنے بھائیوں اور تمہارے درمیان سے الگ نہ ہوں گے پھر ان سے جہاد کریں گے اور ان کا ایک تہائی شکست کھائے گا جن کی توبہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا پھر ان سے ایک تہائی قتل ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ترین شہداء ہوں گے اس کے ایک تہائی حصہ کو فتح کریں گے، پھر قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اس اثناء میں کہ وہ غنیمتیں تقسیم کرتے ہوں گے انہوں نے اپنی تلواروں کو زیتون کے ساتھ لٹکا دیا ہوگا،
اچانک شیطان ان میں چیخ کر بولے گا، کہ مسیح تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ہے، تو وہ نکلیں گے اور یہ بات غلط ہوگی، جب وہ شام آئیں گے اس وقت دجال نکلے گا، اسی دوران کہ وہ جہاد کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے اور صفیں درست کر رہے ہوں گے،

جب نماز کی اقامت کہی جا رہی ہوگی تو عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو جو نبی آپ کو اللہ کا دشمن دیکھے گا پگے گا جیسے نمک گھلتا

ہے اور اگر آپ اسے چھوڑ دیں گے تو خود بخود پگھل جائے گا حتیٰ کہ ہلاک ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت سے قتل کرے گا پھر انہیں اس کا خون اس کے نیزے یا برچھی کے ساتھ دکھائے گا۔



دجال کے بعد زمین کا حال

دجال جس نے زمین کو فتنہ و فساد سے بھر دیا تھا کے مرنے کے بعد امن و امان عام ہوگا اور لوگوں کی طبیعتیں بھلے کاموں کی طرف مائل ہو چکی ہوں گی یہ چیز صرف انسانوں میں ہی نہ ہوگی بلکہ درندوں وحشی جانوروں میں بھی ہوگی انکی طبیعتیں بھی اللہ - عزوجل - کی قدرت سے بدل جائیں گے اور لوگ اپنی عادتوں کو چھوڑ دیں گے۔

✽ اس بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

أَنَا أُولَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَأَنَّهُ نَازِلٌ فَأَعْرِفُوهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَنْزِعُ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَّةٌ وَأَنَّهُ يَذُقُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنْزِيرَ وَيُفِيضُ الْمَالَ وَيَضَعُ الْحِزْبَةَ وَإِنَّ اللَّهَ يُهْلِكُ فِي زَمَانِهِ الْمَلَائِكَةَ غَيْرَ الْإِسْلَامِ وَيُهْلِكُ اللَّهُ الْمَسِيحَ الضَّالَّ وَيُلْقِي اللَّهُ الْأَمَنَةَ حَتَّى يَرعىَ الْأَسَدُ مَعَ الْإِبِلِ وَالنَّمِرُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبُ الصَّبِيَانُ مَعَ الْحَيَاتِ لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا (فَيَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ) -

✽ حدیث صحیح ہے: ابن حبان کی روایت ہے، الاحسان، ۶۷۷، ۶۸۲، ۶۸۴ لفظ اسی کے ہیں؛ مسند احمد، الفتح الربانی، ۲۳/۸۷؛ مصنف ابن

ابی شیبہ، ۳۷۵، ۵۲۶؛ مستدرک حاکم کتاب، التاریخ، ۲/۵۹۵ اور اسے صحیح کہا: ذہبی نے اس کا اقرار کیا۔

میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب لوگوں سے زیادہ قریب ہوں اور وہ نازل ہوں گے تو ان کی پہچان کرنا، بیشک وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کی رنگت مائل بہ سرخی و سفیدی ہے، آپ کا سر مبارک ایسا ہے جیسے وہ قطرے گرائے اگرچہ اسے پانی کی تری نہ پہنچی ہو، آپ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، مال کو بہائیں گے، جزیہ ختم کریں گے، بلا شک اللہ تعالیٰ آپ کے زمانہ میں سارے دینوں کو سوائے اسلام کے ہلاک کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ مسیح گمراہ کو ہلاک فرمائے گا، اللہ تعالیٰ امن ڈالے گا حتیٰ کہ شیر اونٹ کے ساتھ چرے گا، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑ یا بکریوں کے ساتھ، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے کوئی کسی کو نقصان نہ دے گا، تو آپ زمین میں چالیس سال ٹھہریں گے، پھر آپ کا وصال ہوگا مسلمان آپ پر نماز ادا کریں گے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی درودیں ہوں!

✽ سیدنا نواس بن سمرعان - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - کی حدیث میں ہے:

ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٌ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتَرَكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْتِ بَيْتِي تَمَرْتِكِ وَرَدِّي بَرَكَتِكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَحْفِهَا وَيُبَارِكُ اللَّهُ فِي الرُّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللَّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفَتَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَحْدَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمْرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ -

✽ مسلم نے اسے روایت کیا، ۲۱۳۷، ۱۱۰، ترمذی، ۲۲۴۰؛ ابن ماجہ، ۴۰۷۵؛ بغوی، شرح السنہ، ۴۲۶۱، ۵۵۸۵۔

پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا کوئی گھر جوٹی یا بالوں کا خیمہ ہو باقی نہ بچے گا کہ بارش اسے دھو دے گی حتیٰ کہ اسے شیشہ یا آئینہ کی طرح کر چھوڑے گی،

پھر زمین کو کہا جائے گا: اپنے پھل اگا اور اپنی برکتیں لوٹا دے تو اس دن لوگوں کی ایک جماعت ایک انار سے کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی، اور اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دے گا حتیٰ کہ اونٹ کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگا، اور گائے کا دودھ لوگوں کے ایک قبیلہ کو کافی ہوگا، اور بکری کا دودھ قبیلہ سے چھوٹی ایک جماعت کے لئے کافی ہوگا، تو وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ان کی بگلوں کے نیچے سے گزرے گی ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح کو قبض کر لے گی اور شریر ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو لوگوں کی موجودگی میں زنا میں یوں اعلانیہ مبتلا ہوں گے جیسے گدھے کرتے ہیں اور کسی کی پرواہ نہ کریں گے۔



نبی کریم ﷺ کی وصیت

اس شخص کے لئے جو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پائے گا

بیشک نیک لوگوں کی زیارت میں خیر ہے، اور ایسی شئی ہے جس کی طرف انسان جھانکتا ہے خصوصاً اس وقت جب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کوئی نبی ہو، اور اسکی قدر عظیم ہو، رفعت میں بلند ہو جب کہ یہ بھلائی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، اور خبردار! نبی کریم ﷺ ایک سے زائد کئی احادیث میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے بارے میں خبر دیتے ہیں، کتنے ہی ہوں گے جو ان کی ملاقات کی تمنا کریں گے، اور آپ ﷺ جو آپ سے ملاقات کرے اسے وصیت کرتے ہیں کہ وہ انہیں سلام پہنچائے۔

✽ سیدنا ابو ہریرہ - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرْجُوَنَّ طَالَ بِيْ عُمَرَاؤُ الْفَيِّ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ - عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَإِنْ عَجَلَ بِيْ مَوْتُ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقِرَّهُ مِّنِّي السَّلَامَ۔ ﴿مسند احمد ۲/۲۹۸، ۲۹۹؛ پیشی نے مجمع ۵/۸ میں کہا: اسے احمد نے روایت کیا، اس کے رجال ثقہ کے رجال ہیں﴾

بیشک میں یقیناً امید رکھتا ہوں اگر میری عمر لمبی ہوئی کہ میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملاقات کروں، تو اگر مجھے موت نے جلدی کی تو تم میں ان سے جو سے ملے اسے چاہئے کہ ان کو میری طرف سے سلام کہے۔

✽ ایک روایت میں ہے:

إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَتُجَدِّدُ لَخُرُوجِ الْمَسِيحِ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنزِيرَ وَيُؤْمِنُ بِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ فَلْيَقِرَّهُ مِّنِّي السَّلَامَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى فَقَالَ يَا بَنَ أَخِي! إِنِّي أَرَاكَ مِنْ أَحَدِثِ الْقَوْمِ فَإِنْ أَدْرَكَتَهُ فَاقِرَّهُ مِّنِّي السَّلَامَ۔

﴿یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے ہیں، ۳۷۲۹۷، ابو ہریرہ سے موقوف روایت ہے﴾

بیشک مسجدیں نئی ہوتی رہیں گے مسیح کے خروج کے لئے، اور بیشک وہ ظہور فرمائیں گے تو صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جو انہیں پائے گا ان پر ایمان لائے گا، تو جو ان کو پائے اسے چاہئے کہ انہیں میری طرف سے سلام کہے، پھر آپ نے میری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اے بھتیجے! میں تجھے نئی قوم میں سے دیکھتا ہوں تو اگر تو انہیں پائے تو میری طرف اسے نہیں سلام کہنا!

دجال سے نجات

نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے واضح فرمایا۔ اور آپ ہی تو ہمیں ہر خیر کی رہنمائی فرماتے اور ہر شر سے بچاتے ہیں۔ دجال لعین کے فتنہ سے ہم

کیسے بچ سکتے ہیں اور اس کی شر، کفر اور اس کے شبہات سے کیسے خلاصی حاصل کریں گے کئی امور میں کہ اگر انہیں مسلمان کرے تو اس لعین کے لئے اس پر کوئی راہ نہ ہو، ذیل میں ہم انہیں مختصر درج کرتے ہیں۔

نیک اعمال میں جلدی

نبی کریم ﷺ نے ہمیں بڑی مصیبتوں اور مشغولیتوں کے آنے سے پہلے نیک اعمال کے جلد کرنے پر ابھارا ہے کیونکہ انسان ان مصائب میں عمل نیک سے اعراض کرے گا۔

✽ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدُّخَانُ أَوْ الدَّجَالُ أَوْ الدَّابَّةُ أَوْ خَاصَّةٌ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرُ الْعَامَّةِ۔

﴿مسلم شریف، کتاب اشراط الساعة، ۱۲۸ - ۲۹۴۷؛ ابن ماجہ، کتاب الفتن، ۴۰۵۶؛ بغوی، شرح السنۃ میں ۴۲۴۹؛ احمد ۳۷۲، ۳۳۷/۶﴾

نیک اعمال کے کرنے میں چھ چیزوں سے جلدی کرو! سورج کے مغرب سے طلوع کرنا، دھواں، دجال، دابہ یا کسی ایک کا خاص امر یعنی موت یا عام امر یعنی قیام قیامت۔

اس کے شرک سے پناہ مانگنا

✽ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكُذَّابَ الْمُضِلُّ وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ بَعْدِهِ حُبُّكَ حُبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ،

فَمَنْ قَالَ: لَسْتُ رَبَّنَا لَكِنَّ رَبَّنَا اللَّهَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَتَيْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ۔

﴿مسند احمد ۵/۳۷۰، ۴۱۰؛ بیہقی نے مجمع ۷/۳۴۶ میں اسے ذکر کیا اور کہا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں ان کے لفظ سے طبرانی کے نزدیک ہے﴾

بیشک تمہارے بعد بہت جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا اور اس کا سر اس کے بعد (بچھلی جانب) جبک جبک (جبک کے معنی کو بیان کرتے ہوئے ابن الاثیر نے کہا: یعنی کھڑے پانی کی طرح یا ریت کی طرح جب ان پر ہوا چلتی ہے تو یہ دونوں لہر دار ہو جاتے ہیں اور راستے سے بن جاتے ہیں، ایک روایت میں جبک الشعر ہے اس کا معنی بھی وہی ہے جو جبک کا ہے: النہایہ، ۱/۳۳۲)، تین بار، (کٹے ہوئے گھنگریا لے بالوں والا) ہے اور وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں، تو جس نے کہا: تو ہمارا رب نہیں ہے لیکن ہمارا رب اللہ ہے اسی پر ہم نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا، ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، دجال کو اس پر کوئی غلبہ نہ ہوگا۔

✽ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

کہ دجال لوگوں کو کہے گا: میں تمہارا رب ہوں،

تو جس نے کہا: تو میرا رب ہے حتیٰ کہ اسی پر مر گیا تو وہ فتنہ میں مبتلا ہوا،

اور جس نے کہا: میرا رب اللہ ہے حتیٰ کہ مر گیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے دجال کے فتنہ سے بچا لیا، اور اس پر کوئی فتنہ نہ ہوگا۔

﴿مسند احمد ۵/۱۳؛ طبرانی ۷/۲۶۷؛ مجمع ۷/۳۴۵ میں فرمایا احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے ثعلبہ بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، جبکہ انہیں ابن حبان نے ثقہ کہا ہے﴾

نماز میں اس کے فتنہ سے پناہ مانگنا

نبی کریم ﷺ اس کے فتنہ سے ہر نماز میں پناہ مانگتے تھے، اس بارے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں دعا کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

﴿بخاری شریف، کتاب الصلاة، ۸۳۲؛ مسلم، کتاب المساجد، ۱۳۰ — ۵۵۸؛ ابو داود، ۸۸۰؛ نسائی، ۵۶/۳﴾

اے اللہ! بیشک میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندہ اور مردہ کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سورہ کہف کی آیات کا حفظ

یہ آیات دجال کے فتنے سے بچائیں گی، ان آیات کی تعیین میں احادیث مختلف ہیں، بعض احادیث میں سورہ کہف کے اول سے اور بعض میں اس کے آخر سے اور یہ ساری احادیث صحیح ہیں انہیں محمول کیا گیا ہے اس پر کہ کوئی شروع سے پڑھے یا آخر سے تو بلا شک وہ اسے اس کے فتنے سے بچائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ:

﴿سیدنا ابودرداء۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ۔

﴿مسلم شریف: کتاب، صلاة المسافرين، ۲۵۷؛ ابو داود، کتاب الملاحم، ۴۳۲۳؛ احمد، ۴۴۹/۶؛ حاکم کتاب التفسیر، ۳۶۸/۲﴾

﴿سیدنا ابودرداء۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کے لفظوں میں مرفوعاً ہے:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ فِتْنَةِ الدَّجَالِ

جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں اسے دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔
حاج نے کہا:

مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَى مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ ﴿مسند احمد، ۴۳۶/۶؛ ۲۵۷۴؛ تاریخ، خطیب، ۲۹۰/۱﴾

جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں.....

﴿دوسری حدیث کے لفظ یوں ہیں:

مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ فِتْنَةِ الدَّجَالِ۔

﴿ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۸۸۶؛ نسائی، عمل اليوم والليلة، ۹۵۱، اور فرمایا: جس صحیح ہے اور منذری نے ترغیب میں اسے صحیح کہا ہے، ۳۷۶/۲﴾

جس نے سورہ کہف کی ابتداء سے تین آیات پڑھیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔



سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول کیوں ہوگا؟

امام قرطبی نے اپنے تذکرہ میں کلام فرمایا:

تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کے سبب کہ آپ ہی کیوں نازل ہوں گے دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کیوں نہیں اور اسی وقت

کیوں کسی اور وقت کیوں نہیں؟ کا جواب تین طرح سے ارشاد فرمایا:

اول: اس بات کا احتمال ہے کہ یہودیوں نے آپ کے قتل اور آپکو سولی دینے کا ارادہ کیا تھا، ان کا معاملہ جو آپ کے ساتھ تھا اسی صورت پر جاری ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا، جبکہ ان کا ہمیشہ سے دعویٰ ہے کہ انہوں نے آپ کو قتل کر دیا ہے، اور آپ کو جادو وغیرہ کی طرف منسوب کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھتا تھا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس حرکت سے بچایا، اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت ڈال دی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت عطا کی اور اس کے جھنڈے کو غلبہ دیا یہ ذلت ان کیلئے قائم نہ رہی تو جنہی دجال ظاہر ہوگا جو کہ سب جادوگروں سے بڑا جادوگر ہے، یہود اس کی بیعت کریں گے اوت اس دن اس کا لشکر ہوں گے یہ بات دل میں رکھتے ہوں گے کہ اس دجال کے ذریعے مسلمانوں سے انتقام لینا ہے تو جب ان کا معاملہ یہاں تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ اسے نازل کرے گا جس کے بارے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اسے قتل کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے اور غیروں (منافقوں اور مخالفوں) کے لئے زندہ ظاہر فرمائے گا اور ان کے سرغنہ اور بڑے کے خلاف جو رب ہونے کا دعوے دار ہوگا مد فرمائے گا تو آپ اسے قتل کریں گے اور اس کے یہودی لشکر کو اپنے ساتھ مؤمنوں کی مدد سے شکست دیں گے، تو وہ اس دن بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے اگرچہ کوئی کسی درخت یا پتھر کے ساتھ چھپ جائے۔

دوم: یہ احتمال ہے کہ آپ کا نزول ایسی مدت میں اس لئے ہو کہ آپ کے وصال کا وقت قریب ہو چکا ہوگا، نہ یہ کہ آپ کا نزول دجال کے قتل کے لئے ہوگا، کیونکہ کسی مخلوق کے لئے جو مٹی سے پیدا ہوئی ہو یہ مناسب نہیں کے اس کا وصال آسمان میں ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا معاملہ جاری ہوگا اسی صورت پر جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿سورة طه، الآية ۵۵﴾ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى

اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی سے دوسری مرتبہ تمہیں نکالیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو نازل فرمائے گا، اور زمین میں ایک مدت تک آپ کو قبر میں دفن رکھے گا (یعنی بعد وصال) آپ کو زمین میں جو آپ کے قریب ہوگا دیکھے گا اور آپ سے سنے گا جو آپ سے دور ہوگا، آپ کی روح کو اللہ تعالیٰ قبض نہ فرمائے گا تو مؤمن آپ کے معاملہ کے ولی ہوں گے، اور آپ پر نماز پڑھیں گے، اور جیسے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دفن ہوئے ویسے آپ کو دفن کیا جائے گا، تو یہ ہے آپ کے نزول کا سبب اور یہ بات اس کے علاوہ ہے کہ آپ کا انہیں دنوں میں لڈ دروازے پر دجال کو پانا اتفاق ہوگا، تو جب یہ اتفاقی بات ہے اور دجال کا فتنہ یہاں تک پہنچے گا کہ وہ رب ہونے کا دعویٰ کرے گا، اس کے جہاد کے لئے کوئی مؤمن تیار نہ ہوگا، جب کہ وہ اس بات کا زیادہ مستحق ہوگا کہ اس کی طرف توجہ کی جائے، اس کا قتل سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں ہوگا اسلئے کہ آپ ان حضرات قدس میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے چن لیا اور اس پر اپنی کتاب نازل فرمائی یہ ہے آپ کے نازل کرنے کا مسئلہ۔

سوم: کہ آپ نے انجیل میں امت محمد ﷺ کی فضیلت پائی جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اس کی بات حق ہے:

ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ آپ کو امت محمد ﷺ سے کر دے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کر لیا اور آپ کو آسمان کی طرف اٹھالیا حتیٰ کہ آپ کو آخر زمانہ میں نازل فرمائے گا اس حال میں کہ آپ دین اسلام سے جو مٹ چکا ہوگا اس کی تجدید فرمائیں گے تو آپ کی موافقت دجال سے ہوگی یعنی آ منسا منا ہوگا تو آپ اسے قتل کریں گے۔

✽ آپ کے دفن میں اختلاف ہے: ایک قول یہ ہے کہ ارض مقدس میں آپ کا دفن ہوگا اس کے قائل حلیمی ہیں: ایک قول یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کو دفن کیا جائے گا جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔

﴿التذكرة في احوال الموتى وأمور الآخرة، قرطبي ٢/٧٦٥﴾



یا جوج و ما جوج

بیشک عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کا نزول اور آپ کا دجال کو قتل کرنا یہ وہ آخری عجیب حادثات نہیں ہیں جو آخری زمانہ میں واقع ہوں گے بلکہ اس کے بعد اس سے زیادہ عجیب و غریب حادثات رونما ہوں گے جیسے یا جوج و ما جوج کا خروج، اور چاہئے کہ ہم جلیل صحابی نواس ابن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عرض کریں کہ آپ ہمارے لئے بیان فرمائیں جو کچھ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا:

أَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا إِلَيَّ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقَتَالِهِمْ فَحَرَزَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بَحِيرَةٍ طَبَرِيَةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا مَرَّةً مَاءٌ وَيَحْضُرُنِي اللَّهُ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرَسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَ زَهْمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرُقُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ.....

✽ مسلم کے ہاں یوں ہے، اس کا حوالہ گزر چکا؛ مختار الصحاح ۴/۴۲۱

اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے ایسے اپنے بندے ظاہر کئے جن سے کسی ایک کو ان کے ساتھ لڑائی کی طاقت نہیں تو آپ انہیں کوہ طور پر لے جا کر محفوظ کریں، اور اللہ تعالیٰ یا جوج و ما جوج کو بھیجے گا وہ تیزی سے ہر اونچے راستے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے تو ان کا اول دستہ بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی جائے گا اور دوسرا گروہ گزرے گا تو کہے گا، یہاں کبھی پانی تھا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب تشریف لائیں گے حتیٰ کہ تیل کی سری ان میں سے ہر ایک کو اس سے بہتر ہوگی کہ آج تم میں سے کسی کیلئے سودینار ہوں تو اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر کیڑے بھیجے گا یعنی کیڑے ان کی گردنوں میں پیدا فرمائے گا تو وہ مر جائیں گے جیسے ایک آدمی کا مرنا، پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھی طور سے زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت بھی جگہ خالی نہ پائیں گے کیونکہ ساری زمین ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہوگی، پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بخت اونٹ کی گردنوں کی طرح پرندے بھیجے گا، وہ انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک دیں گے.....

✽ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے حدیث اسراء والی روایت میں ہے:-

.....سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرمائیں گے میں اس کی طرف اترتا ہوں اور اسے قتل کرتا ہوں تو لوگ اپنے بلاد کی طرف لوٹ جائیں گے

تو ان کا سامنا یا جوج و ما جوج سے ہوگا وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ..... ﴿سورة الأنبياء، ۹۶﴾

تو وہ کسی بھی جگہ پانی پر نہیں گزریں گے مگر اسے پی جائیں گے اور جس چیز پر گزریں گے اسے تباہ کر دیں گے، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بلند آواز سے دعا

کریں گے اور میں بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ انہیں موت دے، پھر زمین ان کی بوسے متعفن ہو جائے گی تو لوگ پھر اللہ تعالیٰ سے بہ آواز بلند دعا کریں گے تو میں بھی دعا کروں گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برسائے گا جو انہیں اٹھا کر سمندر میں گرا دے گی، پھر پہاڑ اکھیڑ دئے جائیں گے اور زمین کو دسترخوان کی طرح بچھا دیا جائے گا پھر میرا عہد یعنی وقت وصال آ جائے گا جب یہ وقت ہوگا قیامت لوگوں سے اس طرح ہوگی جیسے حاملہ عورت جس کے گھروالے نہیں جانتے کب وہ بچہ جنتی ہے دن میں یا رات میں۔

﴿ابن ماجہ، کتاب الفتن ۴۰۸۱؛ مستدرک حاکم، کتاب الملاحم ۴/۲۸۸؛ آپ نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کا اقرار کیا، حافظ بوسیری نے مصباح الزجاجة میں ۳/۲۶۱، اسے صحیح کہا﴾

✽ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تُفْتَحُ يَاجُوجُ وَمَاجُوجُ فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ تَعَالَى؛ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَعْمُونَ الْأَرْضَ وَيَنْحَارُ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ وَيَضُمُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتَّى أَنْتَهُمْ لَيَمْرُونَ بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُونَ حَتَّى مَا يَدْرُونَ فِيهِ شَيْئًا فَيَمْرُ أَخْرَهُمْ عَلَى أَثَرِهِمْ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَيَطْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ،

فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ قَدْ فَرَعْنَا مِنْهُمْ وَلَنُنَازِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ حَتَّى إِنْ أَحَدَهُمْ لَيَهْزُ حَرْبَتُهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخْضَبَةً

بِالدَّمِ،

فَيَقُولُونَ قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ بَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ دَوَابَّ كَنَعَفِ الْجَرَادِ فَتَأْخُذُ بِأَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حَسًّا

فَيَقُولُونَ: رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوا؟ فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ فَيُجِدُهُمْ مَوْتَى فَيُنَادِيهِمْ: أَلَا أَنْبَشُرُوا فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيَخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيَهُمْ فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لِحُومِهِمْ فَتَشْكُرُ اللَّهُ عَلَيْهَا كَأَحْسَنِ مَا شَكَرْتَ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطْرٌ۔

﴿ابن ماجہ، کتاب الفتن ۴۰۷۹؛ احمد، ۳/۷۷؛ مسند ابو یعلیٰ الموصلی ۲/۳۳۷؛ مستدرک حاکم، کتاب الملاحم، ۴/۴۸۹؛

ذہبی نے اسے صحیح کہا اور اس کا اقرار کیا، حافظ بوسیری نے مصباح الزجاجة میں ۳/۲۶۱، اسے صحیح کہا اور فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے، رجال ثقہ ہیں﴾

یاجوج و ماجوج کھولے جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ کہ وہ ہر نشیبی راستے سے نکلیں گے، تو وہ زمین پر پھیل جائیں گے اور مسلمان ان سے ہٹ جائیں گے حتیٰ کہ باقی مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں کی طرف لوٹ جائیں گے ان کے پیادے ان سے آملیں گے حتیٰ کہ وہ نھر کے پاس سے گزریں گے تو پیئیں گے تا آنکہ اس میں کچھ باقی نہیں چھوڑیں گے تو ان کا دوسرا گروہ ان کے نشان پر گزرے گا تو کہنے والا کہے گا: اس جگہ کبھی پانی تھا تو وہ زمین پر غلبہ پائیں گے تو ان کا قاتل کہے گا: یہ زمین والے تھے جن سے ہم فارغ ہو گئے اور ہم ضرور یقیناً آسمان والوں سے مقابلہ کریں گے حتیٰ کہ ان میں کوئی اپنے نیزے کو آسمان کی طرف پھینکے گا تو وہ خون آلود واپس آئے گا تو وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو قتل کر دیا ہے اسی دوران میں، اللہ تعالیٰ جانور ٹڈی کے کیڑوں کی طرح کے بھیجے گا جو ان کی گردنوں سے انہیں لیں گے تو وہ سارے ٹڈیوں کی موت مرجائیں گے، ایک دوسرے پر سوار ہوں گے، اور مسلمان ایسے ہوں گے کہ ان کی ہلکی سی آواز نہ سنیں گے، تو وہ کہیں گے: کون شخص ہے جو اپنے کو بیچے اور دیکھے کہ انہوں نے کیا کیا؟ تو ان میں سے ایک آدمی اترے گا جس نے خود کو اس پر آمادہ کر لیا ہوگا کہ وہ اسے قتل کر دیں، تو وہ ان کو مردہ پائے گا، اور آواز دے گا: خبردار خوش ہو جاؤ کہ تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا، پھر لوگ نکلیں گے اور اپنے جانوروں کے لئے راستہ خالی کریں گے تو اس وقت ان کے پاس کچھ نہ ہوگا سوائے ان جانوروں کے گوشت کے، اس پر اللہ کا شکر ایسے کریں گے جیسے خوبصورت ترین شکر جو کسی نبات کے ملنے پر بھی کبھی نہیں کیا گیا۔

الحمد للہ! آج ترجمہ مکمل ہو گیا

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

خلیفہ و جانشین آستانہ عالیہ شطاریہ ضیائیہ کوٹلی پیر عبدالرحمن لاہور

خطیب: جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی عمر روڈ کامونگی

مدرس: المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ جی ٹی روڈ نزد اٹا وہ

درس قرآن: جامع مسجد حیدری کامونگی

صدر: تنظیم امام احمد رضا ٹرسٹ کامونگی

فون: ۰۳۳۳۲۲۸۹۳۲۳

۱۲ جولائی ۲۰۰۵ء بمطابق ۷ ویں رات ماہ جمادی ثانیہ

بوقت ۱۵:۲۲ بروز جمعۃ المبارک (صبح جمعہ ہے)